حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت
حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ

کوٹ مٹھن شریف

تالیف،
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ

کوٹ مٹھن شریف

تالیف

محمد حسیب القادری

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 7352022

Marfat.com

111 509

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ

مصنف: محمد حسیب القادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: [illegible]/- روپے

ملنے کا پتہ

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 042 - 7352022

Mob: 0300-[illegible]

Marfat.com

انتساب

خواجہ خواجگان' خواجہ غریب نواز' شہنشاہ ہند

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

Marfat.com

بے ادباں مقصود نہیں حاصل نہ درگاہے کوئی
تے منزلِ مقصود نہیں پہنچایا بانجھ ادب دے کوئی

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرفِ آغاز	7
ہو الف	9
مختصر تعارف	11
نام و نسب	13
ولادت باسعادت	16
ابتدائے حال	17
سعادتِ بیعت	18
حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ	21
مرشد پاک سے والہانہ عشق	22
سیرتِ مبارکہ	23
اولیائے کرام کا مسلک	27
بے شمار تجلیات کا ظہور	28
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور کا بیان	29
تکبر کا بیان	30
جنت اور دوزخ کا بیان	31
غیر شرعی رسوم کا بیان	32

Marfat.com

بیویوں کو زدوکوب کرنے کا بیان	33
کبریائی حق تعالیٰ کی صفت ہے	34
لعنت بھیجنا جائز نہیں	35
سلامتی ایمان کی دعا	36
عشق حقیقی اور حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ	37
عشق رسول اللہ ﷺ اور حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ	38
وصال	39
حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ڈوہڑے	40
حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی کافیاں	58
حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے آزمودہ وظائف	110
فرمودات	114
برصغیر پاک وہند میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے روشن ستارے	117
کتابیات	160

Marfat.com

حرفِ آغاز

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔ اللہ جل شانہٗ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا اور اسے اپنی بنائی ہوئی دیگر تمام مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرما کر ابوالبشر بنایا اور اپنے تمام فرشتوں کو انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ ابلیس مردود ہوا اور اس نے اللہ عزوجل کے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ پس اللہ جل شانہٗ نے اسے ذلیل وخوار کر دیا۔ ابلیس نے اللہ جل شانہٗ سے مہلت مانگی اور اللہ جل شانہٗ نے اسے قیامت تک کے لئے مہلت دی۔ ابلیس نے انسانوں کو بہکانا شروع کر دیا۔ اللہ جل شانہٗ نے انسانوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو تخلیق فرمایا جنہوں نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو وحدانیت اور ایک اللہ کی عبادت کی تعلیم دی۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے گروہ کے آخری نبی حضور نبی کریم ﷺ ہوئے اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو رہتی دنیا تک کے انسانوں کی فلاح وبہبود کا ذریعہ قرار دیا گیا۔

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے مشن کو جاری رکھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد یہ مشن اللہ عزوجل کے نیک اور کامل بندوں نے سنبھال لیا اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے منصب پر فائز ہوئے۔ انہی اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے بارے میں اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ انہیں نہ ہی کسی بات کا خوف ہوگا اور نہ ہی ڈر۔ چونکہ اللہ عزوجل کے یہ نیک بندے اپنی عادت واطوار میں حضور نبی کریم ﷺ کی

Marfat.com

سنت کے پیروکار ہوتے ہیں اس لئے انہیں بروزِ محشر کسی بھی قسم کا کوئی ڈر خوف نہ ہوگا اور نہ ہی انہیں کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچے گا۔

برصغیر پاک و ہند میں اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی آمد فتح سندھ کے ساتھ ہی شروع ہوگئی۔ انہی اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی دن ورات کی محنت سے برصغیر پاک و ہند جو کہ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا اسلام کی شمع سے روشن ہوا۔ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے اس گروہ میں ایک مشہور بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں جن کا تعلق اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے اس گروہ سے ہے جنہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں عشق حقیقی کو اجاگر کیا۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع الکمالات تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جید عالم دین اور واقف اسرار و رموز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کئی زبانوں میں عبور حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اردو اور سرائیکی زبان کے امتزاج سے شاعری کی اور لوگوں کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑا۔

رکھ انتر دھیان فریدی
سٹ سکھڑیں پیر مریدی
ہے دوری سخت بعیدی
جی سکھڑیں کانٹ عذابے

اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح معنوں میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام مبارک کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد حسیب القادری

Marfat.com

ہکو الف

ہکو الف میںوں برمانوم ڑی
تتی "بے بے" مُول نہ بھانوم ڑی

سوہنی وحدت پرم پریتاں نیں
ذوقی گھاتاں عشقی گیتاں نیں

کوجھی کثرت کوجھاں ریتاں نیں
دل غیروں غیرت کھانوم ڑی

ہر چالوں ناز نواز ڈِسے
سب حسن ازل دا راز ڈِسے

کُل عالم عالم ساز ڈِسے
ہکو نور نظر وِچ آئوم ڈی

غیرت محض محال ڈِسے
چو طرفوں حسن جمال ڈِسے

Marfat.com

ہر ویہلے وصل وصال ڈسے
ڈینہہ رات ملنگ گل لانوم ڑی

کیوں کر دی ہار سنگار مٹھی
کیوں سرخی کجلہ دھار مٹھی

جے جاناں سانول یار مٹھی
وَل ملک ملہیر سدھانوم ڑی

تھا درد جدید شدید تھیا
ہر روز اے سوز مزید تھیا

ہکے دید فرید خرید تھیا
دل ڈھولن گھر وَر تانوم ڑی

Marfat.com

مختصر تعارف

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند کے نامور صوفی شعراء میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار اسرار و رموز کا خزانہ ہیں اور عشق حقیقی کا درس ان میں نمایاں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نامِ مبارک غلام فرید (رحمۃ اللہ علیہ) ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت خواجہ بخش رحمۃ اللہ علیہ ہے جو کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے نامور بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔

ہکو الف ہم بس وے میاں جی
ہور کہانی مول نہ بھائی

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۱ھ میں قصبہ چاچڑاں میں تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی صرف چار برس ہی تھی کہ والدہ ماجدہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئیں۔ آٹھ برس کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ والد بزرگوار کے سایہ سے بھی محروم ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے سنبھالی اور تعلیم و تربیت میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہ آنے دی۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ظاہری علوم سے فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنا شروع کیں۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری شریعت کی سختی سے پابندی کرتے تھے اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل لبریز تھا۔

Marfat.com

میں ہوں سگ آستانہ فخر جہاں کا
شیروں سے فوق مرتبہ ہے میری شان کا

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے کلام مبارک میں عشق حقیقی کا رنگ نمایاں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری کے ذریعے سالکین راہِ عشق کو عشق حقیقی کے رموز واسرار سے آگاہ کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سرائیکی زبان کے علاوہ پنجابی' اردو اور دیگر زبانوں میں بھی شاعری کی ہے اور اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہفت زبان شاعر کہا جاتا ہے۔ ۱۲۸۸ھ میں حضرت خواجہ غلام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنی زندگی کو رشد وہدایت کے لئے وقف کر دیا۔

اساں سو بدمست قلندر ہوں
کڈیں مسجد ہوں مکڈیں مندر ہوں

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۹ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مٹھن کوٹ میں مدفون کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک ۵ ربیع الثانی سے ۷ ربیع الثانی تک منعقد کیا جاتا ہے جس میں محفل سماع کا بھی انتظام بھی ہوتا ہے۔

Marfat.com

نام و نسب

عبادت و ریاضت میں بے مثل قطب دوراں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا نام "غلام فرید" ہے جو چشتیہ سلسلہ کے نامور صوفی بزرگ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے رکھا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام خواجہ خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ تھا جو کہ خود بھی سلسلہ عالیہ چشتیہ کے نامور بزرگ تھے۔

سلسلہ نسب:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چھتیس (۳۶) واسطوں سے ہوتا ہوا خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔

۱۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ بن حضرت خواجہ خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ بن حضرت خواجہ احمد علی رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ بن حضرت قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ بن حضرت مخدوم محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ بن حضرت مخدوم محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ بن حضرت مخدوم نور محمد رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ بن حضرت مخدوم محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۹۔ بن حضرت شیخ حسین رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ بن حضرت شیخ پریا رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ بن حضرت شیخ حاجی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ بن حضرت شیخ لونند رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ بن حضرت شیخ صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ بن حضرت شیخ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ بن حضرت شیخ حاجی فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ بن حضرت شیخ پرپا رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ بن حضرت شیخ حسین رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ بن حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ بن حضرت محسن رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ بن حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ بن حضرت حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ بن حضرت ناصر رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ بن حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ بن حضرت یوسف رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ بن حضرت عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ بن حضرت احمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ بن حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ بن حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ بن حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۳۰۔ بن حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ بن حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔ بن حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ بن حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۔ بن حضرت ناصر رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔ بن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۶۔ بن حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے جدامجد حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ جزیرۂ عرب سے ہجرت کر کے سندھ تشریف لائے۔ بعدازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سندھ کے مختلف اضلاع میں مقیم ہوئی۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے پردادا حضرت مخدوم محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ نے موضع یاراوالی میں سکونت اختیار کی۔ موضع یاراوالی کا رئیس مٹھن خان ان کا مرید تھا جس کے نام پر مٹھن کوٹ آباد ہوا۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے پردادا مٹھن کوٹ منتقل ہو گئے اور وہیں ان کا وصال ہوا۔

Marfat.com

ولادت باسعادت

زمانے میں بہت شہرہ ہے ان کے علم و عرفاں کا
دکھلاتے ہیں رستہ اہل دل کو کوئے جاناں کا

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ۲۶ ذی قعدہ ۱۲۶۱ھ کو قصبہ چاچڑاں میں تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے متعلق مختلف اقوال ہیں جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میری ولادت سہ شنبہ کے روز ذی الحجہ کے آخری عشرہ میں بوقت طلوع آفتاب ہوئی۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش جدید ریسرچ کے مطابق ۱۷ نومبر ۱۸۴۵ء بمطابق ۱۷ ذی قعدہ بروز منگل بیان کی گئی ہے۔ بہر حال اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تاریخ پیدائش کا یہ تضاد کتب سیر کا حصہ ہے اور ان کی تاریخ پیدائش اور کئی اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تاریخ وصال کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔

Marfat.com

ابتدائے حال

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی چار برس ہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئیں۔ والد بزرگوار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانا شروع کی۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک آٹھ برس ہی تھی کہ والد بزرگوار کا سایۂ شفقت بھی سر سے اٹھ گیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید حفظ کر چکے تھے۔

والد بزرگوار کے وصال کے بعد حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذمہ داری سنبھال لی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔ حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ خود بھی عالم دین تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار جید علمائے دین میں ہوتا تھا۔ حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر' فقہ' حدیث' منطق اور دیگر مروجہ علوم میں تعلیم حاصل کی۔ حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے بچوں کی طرح پالا اور تربیت میں کسی قسم کی کوئی کسر نہ رہنے دی۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی ابتدائی تعلیم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن مجید حضرت صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھنا شروع کیا۔ پھر اس کا وصال ہوا اور حضرت محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے قرآن مجید پڑھایا۔ میں نے نظم کی تعلیم حضرت احمد یار رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی جبکہ درسی کتب حضرت قائم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

Marfat.com

سعادتِ بیعت

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ جب ظاہری علوم سے فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت ہوئے۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تیرہ برس تھی۔ حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طریقت کی منازل طے کیں اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۸۸ھ میں ہوا۔ حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ اس وقت حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ستائیس برس تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسند نشین ہونے کے بعد حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے عازمِ سفر ہوئے۔ دورانِ سفر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر حاضری دی اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ مسند نشین ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہی گوشہ نشین ہو گئے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چلہ کشی بھی کی اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرویدہ تھے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بے شمار کرامات بھی زبان زدِ عام ہوئیں اور لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

سلسلہ طریقت:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ طریقت حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

۱۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ خلیفہ حضرت خواجہ غلام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ خلیفہ حضرت خواجہ خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ خلیفہ حضرت خواجہ قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ خلیفہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ خلیفہ حضرت فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ خلیفہ حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ خلیفہ حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ خلیفہ حضرت خواجہ یحیٰی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ خلیفہ حضرت خواجہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ خلیفہ حضرت خواجہ حسن محمود رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ خلیفہ حضرت خواجہ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ خلیفہ حضرت خواجہ شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ خلیفہ حضرت خواجہ علم الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ خلیفہ حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ خلیفہ حضرت خواجہ کمل الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ خلیفہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ خلیفہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء المعروف محبوب الٰہی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ خلیفہ حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ خلیفہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ خلیفہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۲۔ خلیفہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
۲۳۔ خلیفہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
۲۴۔ خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
۲۵۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
۲۶۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابو محمد محرم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
۲۷۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
۲۸۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ
۲۹۔ خلیفہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ
۳۰۔ خلیفہ حضرت خواجہ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ
۳۱۔ خلیفہ حضرت خواجہ خذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۔ خلیفہ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
۳۴۔ خلیفہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
۳۵۔ خلیفہ امام الاولیاء حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
۳۶۔ خلیفہ شیر خدا امیر المومنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
۳۷۔ خلیفہ رحمت للعالمین، فخر کون و مکان، تاجدارِ انبیاء، شافع روزِ جزاء حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاجدارِ اولیاء، ولی کامل، صاحب کشف و کرامت، حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے نامور اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی اور مرشد ہیں۔ حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک و معرفت کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

۱۲۲۹ھ میں حضرت خواجہ خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ مسند رشد و ہدایت پر تشریف فرما ہوئے اور ایک عالم کو سیراب کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حسن اخلاق کی بدولت لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور بے شمار روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے۔ والد بزرگوار کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھائی حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہ آنے دی اور انہیں دینی و دنیاوی علوم سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۸۸ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کوٹ مٹھن میں اپنے والد بزرگوار کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ مسند نشین ہوئے۔

Marfat.com

مرشد پاک سے والہانہ عشق

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے بھائی اور مرشد حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عشق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں اپنا رہبر و راہنما تسلیم کرتے تھے اور انہیں "فخر جہاں" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک سے اپنے والہانہ عشق کا اظہار اپنی شاعری میں جابجا فرمایا ہے۔ ایک موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فخر جہاں قبول کیتو سے
واقف کل اسرار تھو سے

یعنی مجھے فخر جہاں (حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ) نے قبول کر لیا اور میں نے بھی تمام رازوں سے واقفیت حاصل کر لی۔

ایک موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فخر یہ کہ میں فخر دو جہاں کا ہوں غلام
اور نہ ننگ سے مطلب ہے نہیں نام سے کام

اسی طرح ایک اور موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک سے اپنی عقیدت کا اظہار ان اشعار میں کرتے ہیں۔

بیان کس طرح ہو گا مجھ سے شان فخر عالم کا
کہ بعد انبیاء وہ فخر ہے اولادِ آدم کا

111579

Marfat.com

سیرتِ مبارکہ

حج بیت اللہ کی سعادت:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸۸ھ میں جب اپنے بھائی اور مرشد حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مسند ارشاد پر متمکن ہوئے تو کچھ عرصہ بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے عازمِ سفر ہوئے۔ اس سفر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ایک سو سے زائد افراد تھے جن کا تمام خرچ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس سفر میں بے شمار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر بھی حاضری دی اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے۔

حج بیت اللہ کے موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر لوگوں کی طرح عبادت بھی کی اور درود و سلام کے نذرانے بھی پیش کئے مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیت اللہ کا مشاہدہ بھی کیا اور انکشاف کیا کہ خانہ کعبہ کے اکتالیس دروازوں میں سے ہر دروازہ کسی نہ کسی درویش کی قیام گاہ رہا ہے۔

علمی مقام:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ عالم دین بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ تاریخ پر گہری نگاہ رکھتے تھے اور کوئی بھی بات بغیر تحقیق یا تصدیق کے نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مسند رشد و ہدایت پر متمکن ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار کتب بھی تصنیف کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور کتب میں رسالہ فریدیہ، مقابیس المجالس،

Marfat.com

مناقب فریدی ملفوظاتِ فریدی اور ارشاداتِ فریدی شامل ہیں۔

روحانی مقام:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ باعمل صوفی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دوسروں کو جس بات کی تلقین کرتے پہلے خود اس پر عمل پیرا ہوتے۔ غیر شرعی اور رائج الوقت رسموں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شدید نفرت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایسی رسومات سے خود بھی دور رہتے تھے اور دوسروں کو ان سے دور رہنے کی نصیحت کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہر و باطن دونوں کی اصلاح کے قائل تھے اور ہر نفع ونقصان کو اللہ کی جانب سے سمجھتے تھے۔

پیکر حسن اخلاق:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ پیکر حسن اخلاق تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں استغناء توکل، حب الٰہی وحب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی بے ثباتی، تقویٰ اور عفو ودرگزر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خوش اخلاق اور خوش خوراک تھے۔ اتباع شریعت کی سختی سے پیروی کرتے تھے اور نماز وروزہ کے سختی سے پابند تھے۔ حقوق العباد کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں اولیت حاصل تھی۔ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادائیگی کے لئے ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔

بے مثل حافظہ:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا حافظہ بے مثل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جو بات ایک مرتبہ پڑھ لیتے یا سن لیتے تھے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ازبر ہو جاتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی بھی کتاب کا صفحہ دیکھ کر بتادیتے تھے کہ یہ کون سی کتاب ہے اور اس کے مصنف کا کیا نام ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی بھی کتاب کا محض مطالعہ نہ کرتے تھے بلکہ اس میں موجود روایات اور حوالہ جات کی بھی تصدیق کرتے تھے اور پھر یہ حوالہ جات اور روایات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حافظہ میں محفوظ ہو جاتی تھیں جنہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ بوقت ضرورت من وعن بیان فرمادیتے تھے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کو جغرافیائی اور تاریخی معلومات پر عبور حاصل تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان پر سیر حاصل گفتگو کیا کرتے تھے۔ دنیا کی دیگر اقوام' مذاہب اور علاقوں کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ جب گفتگو کرتے تو سننے والا دنگ رہ جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی ذاتی لائبریری تھی جہاں بہت سے اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے ذاتی نسخے بھی موجود تھے اور اس کے علاوہ دیگر بے شمار کتب بھی موجود تھیں۔

تاریخ نکالنے کے فن پر عبور:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ علم جفر' علم نجوم اور تاریخ نکالنے کے فن پر بھی کامل عبور رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تاریخ نکالنے کے فن سے متعلق فرماتے تھے کہ میں نے جتنی بھی تاریخیں نکالیں ان میں کچھ تو طبعی ہیں اور کچھ الہامی ہیں۔

پیکر جودوسخا:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ پیکر جودوسخا تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جو بھی نذرانہ پیش کیا جاتا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ مستحقین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں ایک لنگر خانہ بھی موجود تھا جس میں دو وقت کھانا پکتا تھا اور خانقاہ کے سینکڑوں مریدوں اور طالب علموں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ نواب بہاولپور نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جاگیر کی پیشکش کی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پیشکش کو قبول نہ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر میں کچھ بھی رکھنا گناہ تصور کرتے تھے اور حتیٰ الامکان کوشش ہوتی تھی کہ رات سے پہلے پہلے گھر میں موجود نذرانے کو تقسیم فرما دیں۔

سماع کا شوق:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کو سماع کا بھی شوق تھا اور اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سلسلہ عالیہ چشتیہ سے تھا جس میں سماع سننا جائز ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے نزدیک رقص وجد میں آنے کی ایک کیفیت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سماع کے لئے مخصوص ماحول کا ہونا ضروری ہے اور سماع کے لئے اس کی شرائط پر عمل پیرا ہونا سالک کے لئے لازم ہے تاکہ وہ نعمت عظیم سے سرفراز ہو سکے۔

شاعری میں نئی اصطلاحات کا فروغ:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے شاعری میں بے شمار اصطلاحات کو فروغ دیا اور نئی نئی بحریں ایجاد کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سندھی اور ہندی بحروں کو بھی ملا کر اپنانے کی سعی فرمائی جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کامیاب بھی ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سرائیکی زبان کے علاوہ دیگر کئی زبانوں میں بھی کافیاں کہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام تصوف، اسرار و رموز، حمد و نعت کے علاوہ عشق حقیقی کا بھی عکاس ہے۔

عبادت و ریاضت:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارہ برس تک چولستان کے صحراؤں میں قیام فرمایا اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں بھی چولستان (روہی) کا تذکرہ جابجا پایا جاتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کی بدولت ہی چولستان (روہی) کو شہرتِ دوام حاصل ہوئی۔

ازدواجی حیثیت:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے دو شادیاں کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی بیوی سے حضرت خواجہ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ اور ایک بیٹی تولد ہوئے جبکہ دوسری بیوی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کسی قسم کی کسر نہ رہنے دی اور انہیں معاشرے کا بہترین فرد بنایا۔

Marfat.com

اولیائے کرام کا مسلک

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں کسی نے اولیائے کرام کے مسلک کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ ایسا تھا جب مختلف مذاہب کے درمیان جنگ جاری تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصحاب کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس وقت میرا وصال ہوگا اس وقت ہر شخص خواہ وہ مسلمان ہو عیسائی ہو یا پھر یہودی وہ یہی کہے گا کہ یہ ہمارے مذہب پر تھے۔ پھر جو لوگ میرا جنازہ اٹھائیں گے میرا مذہب وہی ہوگا۔ چنانچہ جس وقت حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو تمام مذاہب کے اکابر نے دعویٰ کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے مذہب پر تھے۔ خلیفہ وقت کو معلوم ہوا تو وہ آیا اور کہا کہ جس مذاہب کے ماننے والے ان کا جنازہ اٹھالیں گے انہیں حق ہوگا کہ وہ انہیں اپنی رسومات کے مطابق دفن کریں۔ عیسائی' یہودی اور مجوسی لوگوں نے باری باری جنازہ اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ بعدازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ مسلمانوں نے اٹھایا۔ نیز فرمایا کہ حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی زیارت کرتے ہوئے لوگوں کے ہجوم میں کچلنے سے ہوا۔

Marfat.com

بے شمار تجلیات کا ظہور

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی شخص نے عرض کیا کہ حضور! جب بندہ مرتبہ کمال کو پہنچتا ہے تو وہ عارفِ کامل ہو جاتا ہے۔ جب وہ عارفِ کامل بن جاتا ہے تو پھر اسے خطرات کیوں لاحق ہو جاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب معشوق کا قرب حاصل ہوتا ہے تو عشق کا ذوق اور اضطراب جاتا رہتا ہے اور راحت ملتی ہے اور پھر سوز و گداز جاتا رہتا ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ کی تجلیات بے شمار ہیں اور جب سالک پر ایک تجلی کا ظہور ہوتا ہے تو وہ اس کا لطف اٹھاتا ہے۔ اسی دوران دوسری تجلی کا ظہور ہوتا ہے اور پھر جب وہ دوسری تجلی کا لطف اٹھانے لگتا ہے تو تیسری تجلی کا ظہور ہو جاتا ہے حتیٰ کہ نہ ختم ہونے والی بے شمار تجلیات کا ظہور پے در پے شروع ہو جاتا ہے اور ذاتِ باری تعالیٰ کی ہر تجلی کی شان نرالی ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور کا بیان

ایک مرتبہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کا ذکر ہو رہا تھا۔ کسی شخص نے دریافت کیا کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمانوں پر اٹھائے گئے یا پھر موت کے بعد آپ علیہ السلام کی روح مرفوع ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی طرح مرفوع ہوئے ہیں اور عیسائی ان کے دوبارہ ظہور کے قائل نہیں۔ یہودی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ ظہور کی مخالفت کرتے ہیں۔

نیز فرمایا کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دو قول رکھتے ہیں۔ اول یہ کہ جب آپ علیہ السلام کو سولی پر چڑھانے کے بعد قبر میں دفن کیا گیا جہاں تین دن اور تین رات کے بعد آپ علیہ السلام کی روح اوپر اٹھ گئی۔

دوسرا قول یہ ہے کہ قبر سے روح کے نکلنے کے بعد چالیس دن تک متواتر آپ علیہ السلام اپنے حواریوں کے پاس آتے رہے اور انہیں وعظ و تلقین کرتے رہے۔ اس وعظ کے بعد وہ حواری غائب ہوتے چلے گئے۔ چالیس دن بعد آپ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔ آپ علیہ السلام نے چالیسویں دن جاتے ہوئے اپنے پیروکاروں سے کہا کہ اب میں جا رہا ہوں اور تمہارے پاس لوٹ کر نہ آؤں گا۔

Marfat.com

تکبر کا بیان

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تکبر یعنی رعونت کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ رعونت نفس

۲۔ رعونت علم

۳۔ رعونت نسب

۴۔ رعونت مال

رعونت نفس کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رعونت نفس میں اگر تم مبتلا ہو جاؤ تو پھر اللہ عزوجل کے اس فرمان پر غور کرو جس میں اس نے فرمایا ہے کہ کیا تم دوسروں کو نصیحت کرتے ہو اور خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ پس غور کرو کہ شیطان کو بھی اس کے تکبر نے ہی برباد کیا تھا۔ رعونت علم کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم رعونت علم میں مبتلا ہو جاؤ تو قرآن مجید میں مذکور ابلیس کا واقعہ پڑھ لو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کتنا بڑا عالم تھا مگر اپنے اس تکبر کی بدولت ذلیل و خوار ہوا۔ رعونت نسب کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم رعونت نسب میں مبتلا ہو تو پھر حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا واقعہ پڑھ لو کیونکہ اگر نسب پر فخر ہوتا تو وہ کیونکر ذلیل و خوار کیا جاتا۔ پس تم بھی اپنی عاقبت کو خراب ہونے سے بچاؤ۔ نیز رعونت مال کے متعلق فرمایا کہ اگر تمہیں اپنے مال و دولت پر فخر ہو تو پھر فرعون، نمرود اور شداد کا انجام دیکھ لو۔ وہ بھی دولت سے مالا مال تھے اور انہیں اپنے مال پر فخر تھا پھر جب اللہ کا غضب ان پر نازل ہوا تو ان کا یہ غرور خاک میں مل گیا۔

Marfat.com

جنت اور دوزخ کا بیان

ایک مرتبہ جنت اور دوزخ کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جنت اس قدر وسیع رقبہ پر محیط ہے کہ ہر مومن کو ہماری اس زمین سے تین گنا زیادہ زمین و مکان ملیں گے۔ جنتیوں کے قیام کے بعد بھی جنت کا ایک وسیع رقبہ خالی رہے گا۔ اللہ عزوجل جنت کے اس رقبہ کو پر کرنے کے لئے ایک نئی مخلوق تخلیق فرمائے گا۔ نیز فرمایا کہ جنت کی طرح دوزخ بھی بے حد وسیع ہے اور دوزخیوں کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہر ایک مومن کے مقابلے میں نوسو ننانوے دوزخی ہوں گے اور ہر دوزخی کا جسم بڑا اور بدنما ہوگا اور اس کے دانت احد پہاڑ کے برابر ہوں گے۔ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان کا فاصلہ تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔ اہل دوزخ کی اس جسامت کے باوجود دوزخ پر نہ ہوگی اور دوزخ اللہ عزوجل سے بار بار کہے گی کہ مجھے مزید آدمی چاہئیں یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنا پاؤں دوزخ پر رکھیں گے اور دوزخ کہے گی کہ بس میں بھر گئی۔

Marfat.com

غیر شرعی رسوم کا بیان

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ دور میں بہت سی غیر شرعی رسوم جاری ہو گئیں جن کو ختم کرنا ایک مشکل امر ہے۔ عورتیں بغیر پردہ کے گھومتی پھرتی ہیں اور غیر مردوں کے سامنے اپنا جلوہ پیش کر کے اس پر فخر کرتی ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر سنت طریقہ کو چھوڑ کر بے شمار اخلاقیات سے گری ہوئی رسومات شروع کر دی گئی ہیں۔ عورتیں اور مرد ناچتے ہیں۔ اگر لوگوں کو ان غیر شرعی رسومات سے منع کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے آباؤ اجداد کا طریقہ تھا ہم ان کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ ان جاہلوں کا یہ بیان ایسے ہی ہے جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو بتوں کی پوجا سے منع فرماتے تو وہ کہتے کہ ہمارے آباؤ اجداد کا دین یہی تھا ہم اسے کیونکر چھوڑ سکتے ہیں؟

نیز فرمایا کہ حضرت خواجہ عاقل رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے مرشد پاک حضرت نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک شادی میں شریک تھے جہاں بے شمار غیر شرعی رسومات ادا کی جا رہی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک سے عرض کیا کہ حضور! ان لوگوں کو منع فرمائیں؟ حضرت نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر میں نے انہیں منع کیا اور وہ ان سے باز بھی آ گئے اور پھر تقدید الٰہی سے ان کے اموال کو کچھ نقصان پہنچا تو یہ کہیں گے کہ ان رسومات کے ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے پس وہ شرک میں مبتلا ہو جائیں گے اور اگر وہ ان رسومات پر عمل کریں گے تو صرف گنہگار ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔

Marfat.com

بیویوں کوزدوکوب کرنے کا بیان

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سے بیویوں کو زدوکوب کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بغیر کسی شرعی عذر کے بیویوں کو زدوکوب کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں! اگر کوئی شرعی عذر ہو یا وہ شریعت کی پاسداری نہ کرتی ہو تو پھر اسے مارنا جائز ہے۔ شرعی عیب بھی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ اول محدود اور دوم غیر محدود۔ اگر محدود عیب ہو تو پھر شریعت کی مقرر کردہ سزا دی جائے اور اگر غیر محدود عیب ہو تو پھر موقع کے مطابق سزا دی جائے۔ بیوی کو کبھی منہ پر نہ مارو کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور پسلی کی ساخت ایسی ہے کہ وہ سیدھی نہیں ہوتی۔ پس عورت کی فطرت بھی کچھ ایسی ہے وہ اپنی ضد سے باز نہیں رہ سکتی اور جو کرنا چاہتی ہے وہ کر لیتی ہے۔

Marfat.com

کبریائی حق تعالیٰ کی صفت ہے

ایک مرتبہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں شان وشوکت کے متعلق گفتگو ہونے لگی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبریائی حق تعالیٰ کی صفت ہے اور جو شخص اللہ عزوجل کی اس صفت کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے تو غیرتِ خداوندی اس کو جھکا دیتی ہے اور خاک میں ملا کر رکھ دیتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن اس قدر تھا کہ ان پر نظر نہیں ڈالی جا سکتی تھی۔ روزِ اول حسن کے چار حصے کیے گئے ایک حصہ سارے جہان کو عطا کیا گیا اور تین حصے حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا کیے گئے۔ پس یہی وجہ تھی کہ ان کے چہرے پر کوئی نگاہ نہیں ٹکتی تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے چند درہم کے عوض فروخت کر دیا اور پھر انہیں مصر کے بازاروں میں فروخت کیا گیا۔ آپ علیہ السلام کو قید خانہ میں ڈالا گیا اور پھر آپ علیہ السلام قید خانہ میں ہی نبوت سے سرفراز ہوئے۔ مصر کے زنان خانے کی عورتوں نے جب آپ علیہ السلام کے چہرۂ مبارک کو دیکھا تو کئی نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے' کئی مجنوں ہو گئیں اور کئی نے اپنی جان دے دی۔

Marfat.com

لعنت بھیجنا جائز نہیں

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنے معمول کے اوراد و وظائف میں مشغول تھے اور عقیدت مند آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد حلقہ کئے بیٹھے تھے۔ اس محفل میں شیعہ مذہب کے بھی کچھ لوگ موجود تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ قاضی خدا بخش اوچی تمام سادات کو کافر کہتا ہے ہم اس سے تنگ آ چکے ہیں' کیا دوسروں کو کافر کہنا جائز ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لعنت بھیجنا جائز نہیں یہاں تک کہ یزید بن معاویہ پر بھی جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص کسی پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان پر جاتی ہے اور آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور لعنت واپس لعنت کرنے والے پر آ گرتی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ ہم اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ نہیں کہتے البتہ محرم الحرام میں ماتم کرتے ہیں اور یزید کی مذمت کرتے ہیں' مروان کو گالیاں دیتے ہیں کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کو نقصان پہنچانے کی تحریک اسی نے شروع کی تھی۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مروان صحابی نہیں ہے اور جن کتابوں میں اس بات کا ذکر ہے کہ وہ صحابی ہے اور کاتب وحی ہے وہ غلط ہے۔ کسی بھی معتبر کتاب میں اس کا ذکر موجود نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مروان کے باپ حاکم کو مدینہ منورہ سے باہر نکالا اس کے بعد مروان پیدا ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے تیرہ برس بعد مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔ پس یہ کہنا کہ مروان کاتب وحی ہے سراسر غلط ہے۔

Marfat.com

سلامتی ایمان کی دعا

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے گیا تو حرم شریف میں داخل ہونے سے قبل میں نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیا تاکہ میری آنکھ حرم شریف میں صرف کعبۃ اللہ کو پہلے دیکھے۔ پس جب میں کعبۃ اللہ کے سامنے پہنچا تو میں نے وہ کپڑا اٹھا دے اور یوں میری پہلی نظر کعبۃ اللہ پر پڑی۔ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارک سن رکھی تھی کہ کعبۃ اللہ پر پہلی نگاہ کے وقت جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے اور سب سے بڑی دعا سلامتی ایمان کی ہے۔ پس میں نے بھی پہلی نگاہ پڑتے ہی سلامتی ایمان کی دعا مانگی۔

Marfat.com

عشق حقیقی اور حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا نمایاں پہلو عشق حقیقی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق حقیقی کے بغیر معرفت کا حصول ممکن نہیں ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ عشق حقیقی دکھی دلوں کے لئے راحت کا باعث ہے اور عشق حقیقی کے بغیر سالک کی دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

عشق ہے ڈکھڑے دل دی شادی
عشق ہے رہبر مرشد ہادی
عشق ہے ساڈا پیر
جیں کل راز سمجھایا

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا سالک دنیا کی کسی شے کی پرواہ نہیں کرتا اور اسے مال و دولت، عورت و گھر کسی شے سے لگاؤ نہیں رہتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بھی عشق حقیقی میں ڈوب کر ہر قسم کی نیکی اور شر سے بھول چکا ہوں اور ہر وقت محبوب کی یاد مجھے تڑپاتی رہتی ہے۔

تھی گر پیر دا چیلا سچا
نہ ہو قدم ہٹا کر کچا
بدھوں کڑاہ چڑھیا مچ مچا
جل بل مار انا دا نعرہ

❁❁❁

Marfat.com

عشق رسول اللہ ﷺ اور حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم ﷺ سے والہانہ عشق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کافیوں میں حضور نبی کریم ﷺ سے اپنے عشق کا اظہار یوں فرمایا ہے۔

اِتھاں میں مٹھڑی نمت جان بلب
او تاں خوش وسدا وِچ ملک عرب

ایک موقع پر فرمایا:

وادیاں راہ مدینے والیاں
ساگی باغ بہشتی چالیاں
ہر ہر آن سدا خوشحالیاں
سکھ سہرے ڈکھ ماندے ہن

نیز فرمایا:

توڑے دھکڑے دھوڑے کھانڈری ہاں
تیڈے نام توں مفت وکانڈری ہاں
تیڈی باندیاں دی باندڑی ہاں
ہے در دیاں کتیاں نال ادب

Marfat.com

وصال

قطب دوراں، رہبر کامل، حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ عمر کے آخری حصہ میں ذیابطیس کے مرض میں مبتلا ہو گئے اور اسی مرض میں ٦ ربیع الثانی ١٣١٩ھ بمطابق ٢٤ جولائی ١٩٠١ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال کے متعلق کتب سیر میں مختلف آراء موجود ہیں مگر بیشتر محققین اس بات پر متفق ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال ٦ ربیع الثانی ١٣١٩ھ ہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مٹھن کوٹ میں ہی مدفون کیا گیا جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ وصال سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کے اشعار بیان فرمائے۔

گذریا وقت ہسن کھیلن دا
آیا وقت فرید چلن دا
اوکھا پینڈا یار سلن دا
جان لباں تے آندی اے

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی عشق حقیقی اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری شریعت کے بھی پابند تھے اور لوگوں کو بھی نماز و روزہ کی تلقین کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حقوق العباد پر سختی سے عمل پیرا ہوتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو ہر رنگ، ہر مذہب کے لوگوں کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

Marfat.com

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ڈوہڑے

ہکو الف ہے کافی میکوں، ہور غرض نہ کائی
اوّل، آخر، ظاہر، باطن، نال الف دِل لائی
نہ مِلے وڑ کے الف کوں پھڑ کے، رمز الف سمجھائی
غلام فریدؔ دِل الف لُٹیٔ، واہ میم کیتی روشنائی

لکھ لکھ واری تھیواں صدقے، دلبر یوسف ثانی
دِل دا محرمِ راز اساڈا، جند کراں قربانی
ڈے دیدار لاچار پھراں میں، لایو ہجر دی کانی
یار فریدؔ کوں مل ہک واری پا پھیرا دل جانی

عرب شریف دا ملک عجائب، ڈھول جتھاں ہے وسدا
دلڑی عربی یار پکارے جیویں آواز جرس دا
رہندا دلبر میم دے اوہلے، لک چھپ بھید نہ ڈسدا
عرض تھیوے منظور فریدؔ ہن عاجز تے بیکس دا

Marfat.com

کوٹ مٹھن ہے قبلہ کعبہ' ظاہر نور عرفان آیا
قطبی' غوثی' خاص مدارج' معرفت دا سامان آیا
چشت بہشت ہے نورِ محمدی ﷺ' مظہر عجب ذیشان آیا
غلام فریدؔ دل لٹن کیتے بن کے فخر جہانؒ آیا

کوٹ شریف ہے نورِ خدائی روشن تھیا ضمیرے' کامل پیرے
قسم خدا دی مرشد ہادی' دید جیندی اکسیرے' کامل پیرے
واقف رمز رموز ربانی' صاحب فیض منیرے' کامل پیرے
یار فریدؔ نہ لہم سنبھالے' صدقوں دل دلگیرے' کامل پیرے

دل تیرا جے نال نہیں کاہنوں پڑھیں نمازاں
پڑھیا علم تے عمل نہ کیتا کس کم تیریاں وعظاں
نہ گھر نہ گھر والا ڈٹھا' کدھیاں دئیں نیازاں
غلام فریدؔ پتہ نہ لگسی جدوں چڑی آئی ہتھ بازاں

لکھ شکرانہ پڑھاں دوگانہ عربی میں گھر آیا' بخت سوایا
ڈوہیں جہان کراں قربان ہے تاج لولاکی پایا' بخت سوایا
صدقے ویندی' قدم چمیندی' رب دیدار ڈکھایا' بخت سوایا
بیشک یار فریدؔ ہے سوہنا' خالی ہتھو ولایا' بخت سوایا

Marfat.com

مفت خرید کرے کوئی ساکوں، حال ڈیوے سجاندا
جیں ڈینہہ دا ہے سجن سدھایا ضعف اندر کوں کھاندا
سئے ملماں پٹیاں بنھ ہٹیاں پر زخم کھڑے چٹلاندا
باجھوں پیر فرید اساڈی ویدن کوئی نہیں لہندا

جمدیں درداں ماری کوں آ دردیں منہ ڈکھلایا
دردیں پال جوان کیتم وچ دردیں ماء پرنایا
دردوں درد دا ڈاج ڈھیم تے دردیں ڈولی پایا
عقل فرید ڈھیبا ہم دردوں، دردیں عقل بھلایا

خدا خدا وی سُنڈے ہاسے، ڈیکھن دے وچ آیا
انی تے من رانی نبی ﷺ سوہنے فرمایا
گجھڑ راز انوکھا سالوں ماہی ہے سمجھایا
نازک ولڑی لٹن کیتے بن پیر فرید ہے آیا

وقت تہجد کئی سہاگنی مٹیاں بہہ گھبکاون
الا اللہ دے گھو میں ڈے تے مکھن میل تے چاون
پکڑ دامن پیر مُغاں دا کھیرء چ جاگ جگاون
باجھوں پیر فرید دے غفلت کرتے کھیر پھٹاون

Marfat.com

وَڈے ویلے ساز وضو تے سیّاں بیٹھیاں مٹ گھبکاون
میل مکھن پا پینڈیاں ڈولے ڈینہہ سوغات چلاون
ازلوں بھاگ انہاں دے جھڑیاں سیج تے یار رِجھاون
میں جیہاں یار فریدؔ نکمیاں دَر دَر لوٹ بھنواوِن

سُنجڑی قسمت جو نہ آیاں یار دیاں خبراں ولدیاں
اکھیں نیر برسات ساون دی جیویں نہراں چلدیاں
درد فراق دے سک دیوچ میں پئی کٹھالی گلدیاں
یار فریدؔ آ خوشیاں ڈیوے موجھاں نہیں پیاں ٹلدیاں

ہر ویلے ہے تانگھ سجن دی رو رو کانگ اُڈاراں
فالاں پاواں قاصد بھیجاں تھی گیا حال بیماراں
یار باجھوں ہن جیون کوڑا دل وِچ درد ہزاراں
غلام فریدؔ میں رُوواں ایویں جیویں وچھڑی کونج قطاراں

اُڈ ونج کانگا کالیا توں چھوڑ ڈے ساڈی بیرے
کریں توں بیٹھا گالھیں کیجھیاں الڑے زخم گھنیرے
تیکوں کٹ کٹ چوریاں گھتاں منگ دعائیں ڈھیرے
یار فریدؔ او ڈینہہ رب کرے لاواں مدینے ڈیرے

Marfat.com

رات ڈینہاں فریاد ہمیشہ دلڑی درد پکارے
درد فراق کنوں پے لگدن ہر دم سوز دے نعرے
سیجھ سولاں دی نندر نہ آندی ڈے رب سکھ دے وارے
یار فرید باجھوں جگ ڈسدا دُھنواں دھار اندھارے

عشق لیلیٰ وِچ مجنوں پاگل' لیلیٰ یاد کریندے
بارہاں سال جنگل وِچ رہ تے چڑی کھڑا سوکیندے
سگ لیلیٰ دا آندے باہر مجنوں پیر چُمیندے
عشق فرید ہے جیندا سچا' جیندیں توڑ لبھیندے

مر ویساں کرلاندی' اے جو اکھیں دی برساتے
سیج سولاں دی لگدن کنڈڑے سوز ہجر ڈینہہ راتے
جھیڑے طعنے شہر خواری ڈتڑی عشق براتے
آکھ فرید مراں ہا جمدی' جندڑی سولاں واتے

اکھیں ساڈیاں قدم تساڈے بدھی ہاں وفا دی قسم خدا دی
سینہ ساڈا سیجھ تساڈی سوہنا کر آبادی قسم خدا دی
جندڑی جان حوالے کیتم جانی' جمدیں لادی قسم خدا دی
آکھ فرید ہن سانگے تھیون حاصل فرح زیادی قسم خدا دی

Marfat.com

حسن پرستی رمز عجائب حاصل عشق مجازی
اصل حقیقت در پردہ ہے ساری کثرت سازی
عاشق صادق بااللہ کھیڈن رمز رموز دی بازی
ظاہر نور وصال تھیا ہے یار فرید وی راضی

عشق مجازی تے تلکن بازی کم نہیں اتھ بخیلاں
سر تے بھڑکن ڈھانڈ ہجر دے مجھن ٹھڈیاں ہیلاں
یار رجھاون سکھ دے ملاں بیاست گھٹ سب دلیلاں
یار فرید جتھ اکھیاں لکیاں نہیں حاجت اُتھ وکیلاں

عشق مجازی راز انوکھا جانن کیا مُلوانے؟
رمز حقیقی کیا سمجھاں، ہم ناز سجن دے بھانے
ہاں میں کتری یار دے دردی جانے یار نہ جانے
آکھ فرید ہے لوں لوں دے وچ کیتن عشق ٹکانے

عشق مجازی، راز دی بازی عشق تاں اعلیٰ نور اے
بُھ پئی دنیا، دولت، شوکت عشق کو منظور اے
حسن پرستی، محض عبادت، دل بے وس مجبور اے
غلام فرید عارف دا سمجھن، اصل حقیقت دور اے

Marfat.com

جمدے لاوی عشق دی مُٹھڑی شوق پیالے پیتے
جیندیں موئیں ہک دے ہیں اے ساڈی پیت پریتے
در دلبر دا چھوڑ نہ ویسوں عشق سکھائی ریتے
آکھ فریدؔ لٹی دل عربیؔ چاچڑ صدقے کیتے!

سسّی دے اے دل وِچ آیا میں تاں کیچ دی ملکہ تھیساں
جد پرنیساں
خان پُنل میڈا خاوند ہوسی تے میں پھلاں نال تلیساں
جد پرنیساں
کیچی ہار سنگھار کریسن میں تاں گہنیاں نال لڈیساں
جد پرنیساں
سسّی کوں کیا خبر فریداؔ جو تھل مارو وفنیساں
جد پرنیساں

عشق مجازی دل دی بازی رووَن ہر ہر ڈے بیا کیا کے
سوزِ جگر وچ بھا بھڑ کاوے کھاواں سو سو غمے بیا کیا کے
دُھنواں لاون یار دے دَر دے گالن ہڈ تے چمے بیا کیا کے
آکھ فریدؔ میں جوگن بن تے پھرساں ابھے لمے بیا کیا کے

Marfat.com

توڑے پڑھیں کروڑ نمازاں وے ملاں ایویں یار ملن دستور نہیں
جے تائیں دل نہ ساجد تھیوے او سجدہ کوئی منظور نہیں
چا غیر کنوں دل دور کریں تاں یار ملن کجھ دور نہیں!
غلام فریدا کہڑے دل وِچ عربی ڈھولے دا نور نہیں!

سوہنا بیلہ' ساوے تھاڑے رانجھے دی جاگیرے
منجھیں کٹیاں کوں مسکاوے' نظر تیڈی اکسیرے
ٹیاں کھیر ولوڑے کیویں تیں بن ہیر ظہیرے
دل یار فرید ہجر نہیں سہندی' ہیر دی کیا تقصیرے؟

سُنجڑی روہی دل کوں موہے پھراں میں کملیاں وانگے
یار مٹھی دا نظر نہ آوے بھالاں مال دے لانگے
نظر مہر دی دلبر بھالے' روہی پندھ اڑانگے
یار فرید ملے ہن شالا رب جوڑے چاسانگے

گھر گھر دے وِچ دُھماں پیاں حسن رنجھیٹے یار دیاں
کئی ہیراں وِچ جھنگ کرلاون' تن من جھوریاں وار دیاں
کئی سسیاں وِچ تھلاں رُلیاں طالب ہن دیدار دیاں
یار فرید جو راہوں مُڑیاں' اُروار دیاں نہ پار دیاں!

Marfat.com

دین دھرم دی لوڑ نہ کائی ہک درشن یار دا لوڑاں
بھانویں مارے بھانویں جھڑکے دامن مول نہ چھوڑاں
کافر کافر ہر کوئی آکھے میں ہرگز منہ نہ موڑاں
یار فریدا ترے ہر پاسوں ہک یار کنوں نہ تروڑاں

کجلے سرخی مار مسایا دلبر دلڑی لٹی!!
نین اویڑے جادوگر دے نازاں دی میں کٹھی
چھوڑ آرام تمام گیا وِدی ہاں دردوں ہٹی
یار فرید ہن آن سنبھالے کرے سنگاروں چھٹی

سرخی کجلہ ہار سنگار تے بھٹھ پئی سیج پھلاں دی!
لگدن کنڈڑے ڈھہہ ڈھہہ پونواں دردِن جا سراندی
بحر غماں وِچ لڑھدی بڈ دی سئے سئے غوطے کھاندی
غلام فرید کڈاہیں دردوں مول تھیم نہ واندی

لڈ گئے محرمِ راز اوہے ہا نال جنہاں دے رلاّ!
آپ وسے وِچ رنگ محلاّں ساکوں چھوڑ تے کلھا
نہ کوئی حال سنے نہ ڈیوے آس امید تسلّی
ملسوں پیر فرید جڈاں چا سانگ بنیسی اللہ

Marfat.com

حال فرید خوارے
دِلڑی زار نزارے
کیتم ہجر الگ سائیں

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کافی میں عشق حقیقی کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عشق حقیقی نے میرے اندر آگ بھڑکا دی ہے اور میری ہر رگ میں سوز و گداز جذب ہو چکا ہے۔ اب تو ہر جگہ یہ شور مچ چکا ہے کہ دوست کا گھر' دنیا و آخرت میں ہمارا قبلہ و مرکز ہے۔ میرا محبوب بہت دور چلا گیا ہے اور میں اس کے فراق میں اپنے سامانِ عیش کو جلا رہا ہوں۔ اے میرے محبوب! بتا کہ میں اب کیسے زندہ رہوں؟ اس وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی بھی شے باقی نہیں اور وہ اپنی تمام صفات میں یکتا و بے مثل ہے۔ میرا دل اداس اور جسم نڈھال ہے۔ میرے اعضاء میلے ہو چکے ہیں اور محبت میری زندگی اور روح ہے۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید! میرا حال خراب ہے اور میں عشق میں گھلتا جا رہا ہوں اور اس عشق نے مجھے دنیا و جہان سے الگ کر دیا ہے۔

﴿5﴾

حُسن ازل دا تھیا اظہار
اَحدُوں ولیں وَٹا تھی احمد ﷺ
سلب ثبوت جتھاں مسلوبے
اُتھ نہ طالب نہ مطلُوبے
ہے لَا یُدرِکُہُ الْاَبْصَار
بے حد مُطلق' مُطلق بے حد

Marfat.com

غیب الغیب دے دیسوں آیا
شہر شہادت دیرا لایا
اَحدیت دا گھُنڈ اُتار
تھیا اطلاقوں محض مقید
حق باطل سب حق ہے حق ہے
پر اے راز نہوں مغلق ہے
یار ہے یار ہے یار ہے یار
سوہنا کوجھا نیک اَتے بد
و دلبر بے چون و چگونہ
ناہیں جیندا مثل نمونہ
تسدا ہے بے شک تقرار
دنیا، عقبیٰ مجلّا مشہد
گئی تقلید آئی تحقیق
تھئے واضح مکشوف دقیقے
فاش مبین کل اسرار
برزخ زیر زبر شد مد
کیتا ازلی لطف ظہورا
سو سو شکر ملیا گر پورا
تھیا دل کوں تسکین قرار
ہوئے خطرات شکوک سبھے رد

Marfat.com

پیر مُغاں مسجود جُتو سے

فرض فرید نماز تُسو سے

کیتا مَن کر مَن اقرار

ہے خود اصل حقیقی مقصد

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کافی میں حضور نبی کریم ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بھیس میں دنیا کی تعلیم و تربیت کے لئے ذاتِ الٰہی کے مظاہر اور حسنِ ازل کے نور کی شعاعیں ظاہر ہوئیں اور احد سے احمد ہو گیا۔ آپ ﷺ کا مقام اتنا ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہاں طالب و مطلوب کی گنجائش نہیں ہے۔ عاشق و معشوق کے تمام رشتے بھی اس مقام کو نہیں پا سکتے اور یہ صرف مجازی دنیا کے لئے رہ جاتے ہیں۔

آپ ﷺ غیب الغیب کے وطن سے آئے اور تصدیق کے شہر میں قیام فرمایا۔ نیز ذاتِ باری تعالیٰ کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھایا اور اس کے صحیح حسن کو ظاہر کیا۔ حق ہو یا باطل سب حق ہے اور یہ راز ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا کیونکہ یہ بہت ہی نازک مسئلہ ہے۔ وہ ذات اپنی صفات میں بے مثل اور یکتا ہے اور کوئی بھی اس کی مثل نہیں ہو سکتا۔ اس کی قدرت کے مناظر دنیا و آخرت میں ظاہر ہیں۔ اب تقلید کی بجائے تحقیق کا زمانہ آ چکا ہے اور تمام راز منکشف ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ زیر زبر کی تبدیلی سے جو بات بدلی جاتی تھیں وہ اب ظاہر ہو چکی ہیں اور تمام باریکیاں واضح ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ اس کا نور حضور نبی کریم ﷺ کے وجود کے ذریعے پہچانا گیا اور پھر یہ مرحلہ وار میرے مرشد تک پہنچا اور مرشد نے اس سے ہمیں روشناس کروا کر ہمارے دلوں میں موجود خطرات کو ختم کر دیا۔

میں نے اپنے مرشد حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو کمالاتِ روحانی کا منبع جانا

Marfat.com

ہے اور ان کی ہدایات پر عمل پیرا ہونا میرا اولین فرض ہے اور انسانی زندگی کا حقیقی مقصد بھی روحانیت ہی ہے۔

﴿6﴾

قسم خدا دی قسم نبیؐ دی
عشق ہے چیز لذیذ عجیب

نفسی خلط ہے تونے غالب
پر مایوس نہ تھیویں طالب
پیر مُغاں ہے خاص طبیب
لکھ لکھ سُول ہزاراں دُکھڑے
سو سو شکر جو آیم پکھڑے
بیشک ضرب حبیب زبیب

عمر نبھایم سڑدیں دُکھدیں
تپدیں کھپدیں ڈکھدیں جھکدیں
پلڑے پیم نصیب یُصیب

تھی ان سُونہاں منہ نہ لاوے
جے لک ڈیکھاں گھونگٹ پاوے
تونے وسدم بخت قریب

Marfat.com

ہر دم اُس دی پیاس اسیسے
میں لوہا او مقناطیسے
اِن القلب الیہ ینیب

سِرّ مکتوم معما جید
دنیا توں چھپیا سیدؐ
ذوق نماز نساء تے طیب

میں مسکین فرید نماناں
ڈھوتا پاڑا یار ایاناں
سو سو ویڑھے وسم رقیب

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کافی میں فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہے کہ عشق نہایت عجیب اور لذیذ چیز ہے۔ اگر چہ انسان پر اس وقت نفسانی خواہشات نے غلبہ پا رکھا ہے مگر پھر بھی مایوس ہونے والی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ مرشد انہی امراض کا ماہر طبیب ہے۔ بے شک لاکھوں درد اور ہزاروں دکھ ہیں مگر میں پھر بھی سو سو مرتبہ شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ غم میرے حصہ میں آیا اور دوست کی مار بھی بلاشبہ بہترین ہوتی ہے۔ میری تمام عمر عشق میں جلتے ہوئے گزری ہے اور یہ میرا نصیب و مقدر ہے جو مجھے ملا۔ محبوب کی سرد مہری کا یہ عالم ہے کہ وہ مجھے بلاتا تک نہیں اور اگر میں اسے دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ پردہ کر لیتا ہے۔ اگر چہ وہ میرے نزدیک ہی ہے مگر مجھے پھر بھی نہیں ملتا۔ مجھے ہر وقت اسی کا انتظار ہے اور میں لوہے کی مانند مقناطیس کی جانب کھچا چلا جا رہا ہوں۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک راز اور معما ہے جس کو دنیا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پسند فرمایا یعنی نماز، عورت اور خوشبو۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید! میں بے سہارا ہوں اور میرے ہمسائے بہت عیار ہیں اور میں سخت مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔

7

بَن دلبر شکل جہان آیا
ہر صورت عین عیان آیا
کتھے آدمؑ کتھے شیثؑ نبی
کتھے نوحؑ کتھے طوفان آیا
کتھے ابراہیمؑ خلیلؑ نبی
کتھے یوسفؑ وچ کنعان آیا
کتھے عیسیٰؑ تے الیاسؑ نبی
کتھے لچھمن رام تے کان آیا
کتھے زکریاؑ کھتے یحییٰؑ ہے
کتھے موسیٰؑ بن عمران آیا
بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ کتھاں
کتھے اسد اللہؓ ذیشان آیا
کتھے حسنؓ حسینؓ شہید بنے
کتھے مرشد فخر جہانؒ آیا
کتھے احمد صلی اللہ علیہ وسلم شاہ رسولاں دا

Marfat.com

محبوب سبھے مقبولاں دا
استاد نفوس عقولاں دا
سلطاناں سر سلطان آیا
تنزیل کتھاں جبرائیلؑ کتھاں
تورات، زبور، انجیل کتھاں
آیات کتھاں ترتیل کتھاں
حق باطل دا فرقان آیا
کُل وچ کُل شے ظاہر ہے
سوہنا ظاہر عین مظاہر ہے
کتھے ناز نیاز دا ماہر ہے
کتھے درد کتھے درمان آیا
کتھے ریت پریت دا ویس کرے
کتھے عاشق تھی پردیس پھرے
کھلے گل وچ مارو کیس دھرے
لٹ دھاری تھی مستان آیا
کتھے پنڈت جوسی جوگی ہے
کتھے سامی تے کتھے بھوگی ہے
کتھے مصر براگی روگی ہے
کتھے بید بیاس گیان آیا
خاموش فریدؔ اسرار کنوں
چپ بیہودہ گفتار کنوں

Marfat.com

پر غافل نہ تھی یار کنوں
یہو لا ریبی فرمایا آیا

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کافی میں فرماتے ہیں کہ میرا محبوب دنیا جہان کی شکل اختیار کر کے اور ہر دنیاوی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ کہیں میرے محبوب نے حضرت آدم علیہ السلام کے روپ میں جلوہ دکھایا ہے اور کہیں حضرت شیث علیہ السلام کے روپ میں۔ کہیں وہ حضرت نوح علیہ السلام بن کر نظر آیا ہے اور کہیں طوفانِ نوح علیہ السلام بن کر نظر آیا ہے۔ میرا محبوب کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شکل اختیار کر کے آیا ہے اور کہیں اس نے کنعان میں حضرت یوسف علیہ السلام کی شکل اختیار کی ہے۔ کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کبھی حضرت الیاس علیہ السلام کا روپ اس نے اختیار کیا ہے۔ کہیں اس نے حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں اپنا جلوہ دکھایا اور کہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صورت میں ظاہر ہوا۔ کبھی میرا محبوب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور کبھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ کہیں میرے محبوب نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا روپ دھارا اور کہیں پیر طریقت خواجہ فخر جہان رحمۃ اللہ علیہ کے روپ میں نظر آیا۔ نیز فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سلطان بن کر' تمام مقبولوں کے محبوب بن کر' تمام ارواح و ملائکہ کے معلم بن کر اور تمام بادشاہوں کے بادشاہ بن کر تشریف لائے۔ کہیں وحی کے نازل ہوتے وقت' کہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی صورت میں' کہیں توریت' زبور اور انجیل میں' کہیں آیات ہیں اور کہیں ان کی تلاوت ہو رہی ہے اور پھر حق و باطل میں تمیز کرنے والا یعنی قرآن مجید آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر شے میں اس کا جلوہ موجود ہے اور حق تعالیٰ تمام مظاہر کے پردوں میں خود ظاہر ہوا ہے۔ اس کی شان نرالی ہے اس نے کہیں عاشق بن کر دیس ودیس کی سیر کی ہے اور کہیں وہ

Marfat.com

لمبی زلفوں والا فقیر بن کر ظاہر ہوا ہے۔ کہیں وہ بیمار کی صورت میں جلوہ دکھاتا ہے اور کہیں حکیم بن کر نظر آتا ہے۔ کہیں عالم کی صورت میں نظر آتا ہے اور کہیں علم بن کر نظر آتا ہے۔ کہیں وہ سوامی نظر آتا ہے اور کہیں عیاش دنیادار نظر آتا ہے۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! یہ سب راز کی باتیں ہے اور ان پر خاموشی ہی اختیار کرنا بہتر ہے۔ جو بات عام لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہو اس پر گفتگو کرنا فضول اور وقت کا ضیاع ہے۔ پس ایسی باتوں سے چپ اختیار کر اور اللہ کی یاد سے غفلت نہ برت کیونکہ یہی فرمانِ ربی بھی ہے۔

﴿8﴾

ہر صورت وِچ آوے یار
کر کے ناز ادا لکھ وار

حسن ملاحت برہوں بچھائے
رمز نزاکت بھاہ بھڑکائے
عشوہ غمزہ تیر چلائے
بیدل پھردے زار نزار

سوہنیاں طرزاں موہنیاں گالہیں
دِلڑی خوب اُجاڑن چالیں
ہوش قرار بھلاون بھالیں
پلکاں کر دیاں خون ہزار

ہک جا روپ سنگار ڈکھاوے
ہک جا عاشق بن بن آوے

Marfat.com

ہر مظہر وِچ آپ سماوے
اپناں آپ کرے دیدار
کڈیں شہانہ حکم چلاوے
کڈیں گدا مسکین سڈاوے
اُسدا بھیت کوئی نہ پاوے
سب بدمست پھرن سرشار
فخر جہاںؒ قبول کتوسے
واقف کل اسرار تھیوسے
ہر جا نور جمال ڈِٹھوسے
مخفی راز تھئے اظہار
یار فرید عین بیانے
نحنُ اقرب وچ فرقانے
ایہو عقیدہ دین ایمانے
توڑے پکڑ چڑھاون دار

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوست ہر صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور اس کے ناز و انداز لاکھوں قسم کے ہوتے ہیں۔ حسن کے جلوے عشق کو مزید بڑھاتے ہیں جبکہ نزاکت سے کئے ہوئے اشارے محبت کی آگ کو مزید بھڑکاتے ہیں۔ پھر ناز و انداز کے تیر چلائے جاتے ہیں اور بے شمار عاشق گلی کوچوں کی خاک چھان رہے ہیں۔ دوست کا انداز نہایت ہی خوبصورت' اس کی باتیں دل کو لبھانے والی' اس کی چال دل کو اجاڑنے والی' اس کی آنکھیں ہوش اڑانے والیں اور اس کی پلکیں ہزاروں کا خون کرنے والی ہوتی ہیں۔

Marfat.com

کسی جگہ تو دوست معشوق بن کر اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور کسی جگہ عاشق بنا نظر آتا ہے۔ ہر شے میں وہ خود کو ظاہر کر کے اپنا دیدار کرواتا ہے۔ کبھی دوست بادشاہوں کی طرح حکم چلاتا نظر آتا ہے اور کہیں وہ مسکین بن جاتا ہے۔ سب لوگ اس کی جستجو میں مست و سرشار پھر رہے ہیں۔ حضرت فخر جہاں رحمۃ اللہ علیہ کی مہربانی کے انہوں نے مجھے قبول کر لیا اور میں بھی ان رازوں سے واقف ہو سکا۔ میں نے ہر جگہ محبوبِ حقیقی کے جمال کا نور دیکھا اور اس طرح مجھ پر تمام راز منکشف ہو گئے۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! دوست تو ظاہر ہے اور اس نے خود ہی قرآن مجید فرقانِ حمید میں فرمایا ہے کہ میں شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہوں اور یہی میرا عقیدہ و دین ہے اب خواہ اس عقیدہ کی وجہ سے مجھے سولی پر ہی کیوں نہ چڑھا دیا جائے۔

(9)

چند سُولاں دے وَات نیں
ڈتڑی برہوں برات نیں
کڈیں ڈینہہ ڈکھاندا سر تے
کڈیں غماں دی رَات نیں
تول تلیندی سجھ سرٹیندی
جلدیں تھئی پر بھات نیں
روندیں عمر وہانی ساری
یار نہ پایم جھات نیں
پنل ہے مسجود دلیں دا
دین ایمان دی بات نیں

Marfat.com

اَحد تے احمد ﷺ فرق نہ کوئی
واحد ذات صفات نیں
حسن پرستی تے مے خواری
ساڈی صوم صلوٰت نیں
فقر فنا دا راہ اڑانگا
ہن لکھ لکھ آفات نیں
ٹھڈڑے ساہ تے ہار ہنجوں دے
مُتڑی عشق سوغات نیں
بھاڑے سُول فرید دی سنگت
درد کشالے ساتھ نیں

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت سے مجھے یہ تحفہ ملا ہے کہ میری جان تکلیف میں ہے۔ کبھی دن غم میں بسر ہوتا ہے اور کبھی رات دکھ و تکلیف میں کٹتی ہے۔ یہ محبت مجھے ساری رات جلاتی رہتی ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ محبوب نے تو میری جانب ایک نگاہ بھی نہیں کی اور میری عمر یونہی روتے روتے گزر رہی ہے۔ یہ ایمان کی بات ہے اور میرا محبوب دلوں کا مسجود ہے۔ نیز احد اور احمد ﷺ میں کسی بھی قسم کا کوئی فرق نہیں اور دونوں کی صفات ایک سی ہیں۔ یعنی دونوں اپنی صفات میں یکتا اور بے مثل ہیں۔ میری نماز و روزہ حسن پرستی اور مے خواری ہے۔ فقر کا راستہ نہایت دشوار گزار ہے اور اس راستہ میں بے شمار تکالیف ہیں۔ عشق نے مجھے آنسوؤں کے ہار دیئے ہیں اور ٹھنڈی آہیں بھرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہ تمام تکالیف فرید (رحمۃ اللہ علیہ) کی دوست اور غمگسار ہیں اور رنج و الم اس کا مقدر ہے۔

Marfat.com

10

جنیں رمز راول جی بجھی
تن کھے مشاہدہ رات دن
نہیں جا اتھاں افیون دی
ناں بھنگ ناں معجون دی
جیہاں سدھ لکھی بے چون دی
نت مست رہے ہیں وتن
رل وسدے لوکاں نال ہن
پر اصل فارغ بال ہن
ہر آن غرقِ خیال ہن
شاغل سمھن شاغل اٹھن
خود توں خودی توں دور ہن
سر مست جامِ طہور ہن
حق دے ہمیش حضور ہن
اویں وچوں بھولے بھن
نہیں ملک مُلک تے مال دے
نہیں زال دے نہیں بال دے
ہن ذوق وجد تے حال دے
گم کر گماں یک رو رہن
سر ڈے لہن سر دا لقا

Marfat.com

گئے محض مرنوں بہر لگا
ہو کر فنا پاون بقا
سو سود نقصانوں کرن
وَنج وِهڑے دیس سُہاگ دے
سُکھ روپ مانن بھاگ دے
بارہاں مہینے پھاگ دے
پا چین چڑھ سیجیں بہن
جیں مَن مندر پایا پیا
ڈکھ پاپ سارا مِٹ گیا
تھی محو اثباتی تھیا
رَہندا فریدہ فرید بن

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے محبوب کے راز کو جان لیا وہ دن رات اسی کے مشاہدہ میں گم ہو گیا۔ عشق کی منازل میں کسی نشہ کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اور سالک بغیر پیے ہی مدہوش رہتا ہے۔ ان مدہوشوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بظاہر تو لوگوں کے ساتھ مل رہے ہوتے ہیں مگر حقیقت میں وہ دنیا کے گورکھ دھندوں سے آزاد ہوتے ہیں۔ ان کے دلوں میں ہر وقت محبوب کا خیال رہتا ہے اور یہ اسی شوق میں زندہ رہتے ہیں۔ یہ مست فنافی اللہ ہوتے ہیں اور خودی تو ایک طرف خود سے بھی بیزار ہوتے ہیں اور حسن حقیقی کے جلووں سے خود کو سرشار رکھتے ہیں۔ انہیں دنیا کی کسی شے کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی اور یہ کیفیت وجد و حال میں مصروف ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سر دے کر حقیقت سے آشکار ہوتے ہیں اور انہوں نے زندہ رہ کر خود کو موت سے بچا لیا ہے۔ ان کے بارہ مہینے

Marfat.com

عیش وعشرت کے ہوتے ہیں اور یہ راحت پا چکے ہوتے ہیں۔ جس سالک کے دل میں محبوب بس جائے اسے عرفان کی دولت نصیب ہوتی ہے اور اس کے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔ وہ بہت خوش نصیب ہوتا ہے اور منزلِ مقصود پر بھی پہنچ جانے والا ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی ہستی کو مٹا کر فنا کا مرتبہ پالیتا ہے۔

﴿11﴾

اے حسن حقیقی، نورِ ازل
تینوں واجب تے امکان کہوں
تینوں خالق ذات قدیم کہوں
تینوں حادث خلق جہان کہوں
تینوں مطلق محض وجود کہوں
تینوں علمیہ اعیان کہوں
ارواح، نفوس، عقول، مثال
اشباح عیان نہان کہوں
تینوں عین حقیقت ماہیت
تینوں عرض صفت تے شان کہوں
انواع کہوں اوضاع کہوں
اطوار کہوں اوزان کہوں
تینوں عرش کہوں افلاک کہوں
تینوں ناز نعیم جناں کہوں
تینوں تحت جماد نبات کہوں

Marfat.com

حیوان کہوں انسان کہوں
تینوں مسجد، مندر، دیر کہوں
تینوں پوتھی تے قرآن کہوں
تسبیح کہوں زنار کہوں
تینوں کفر کہوں ایمان کہوں
تینوں بادل برکھا گاج کہوں
تینوں بجلی تے باران کہوں
تینوں آب کہوں تے خاک کہوں
تینوں باد کہوں نیران کہوں
تینوں دسرت لچھمن رام کہوں
تینوں سیتا جی جانان کہوں
بلدیو جسودا نند کہوں
تینوں کشن کنہیا کان کہوں
تینوں برما بشن گنیش کہوں
مہادیو کہوں بھگوان کہوں
تینوں گیت گرنتھ تے بید کہوں
تینوں گیان کہوں اگیان کہوں
تینوں آدمؑ حوّا شیثؑ کہوں
تینوں نوحؑ کہوں طوفان کہوں
تینوں ابراہیمؑ خلیل کہوں
تینوں موسیٰ بن عمران کہوں

Marfat.com

تینوں ہر دل دا دلدار کہوں
تینوں احمد ﷺ عالی شان کہوں
تینوں شاہد ملک حجاز کہوں
تینوں باعث کون مکان کہوں
تینوں ناز کہوں انداز کہوں
تینوں حور پَری غلمان کہوں
تینوں نوک کہوں تینوں ٹوک کہوں
تینوں سُرخی بیڑا پان کہوں
تینوں طبلہ تے تنبور کہوں
تینوں ڈھولک سُر تے بان کہوں
تینوں حسن تے ہار سنگار کہوں
تینوں عشوہ غمزہ آن کہوں
تینوں عشق کہوں تینوں علم کہوں
تینوں وہم یقین گمان کہوں
تینوں حسن قوی ادراک کہوں
تینوں ذوق کہوں وِجدان کہوں
تینوں سکر کہوں سکران کہوں
تینوں حیرت تے حیران کہوں
تسلیم کہوں تلوین کہوں
تمکین کہوں عرفان کہوں
تینوں سُنبل سوسن سرو کہوں

Marfat.com

فرما ہے اور علم کی تینوں صورتوں میں بھی تیرا ہی نور ظاہر ہے۔ تجھے عالم ارواح' نفوس' عقول اور عالم مثال کہوں یا پھر تمہیں جسمانی شخصیت کہوں جو ظاہر و باطن دو حصوں میں منقسم ہے۔ تجھے عین حقیقت کہوں یا پھر تیری صفات کے اعتبار سے تجھے شان کہوں۔ تو مختلف صورتوں میں جلوہ گر ہے اور ہر شے میں تیری ہی جھلک نظر آتی ہے۔ تو عرش پر بھی نظر آتا ہے اور تو آسمانوں پر بھی موجود ہے۔ پس تو بتا کہ میں تجھے کس نام سے پکاروں؟ تجھے میں عالم جمادات' عالم نباتات' عالم حیوانات یا عام انسان کہوں۔ اے ذاتِ باری تعالیٰ! مسجد' مندر الغرض ہر جگہ تیرا ہی ذکر ہوتا ہے اور قرآن مجید اور ہندوؤں کی مقدس کتاب پوتھی میں بھی تیرا ذکر موجود ہے۔ تسبیح پر بھی تیرا ہی نام لیا جاتا ہے اور زنار بھی تیرے ہی نام کا پہنا جاتا ہے۔ ایمان والوں اور کفار کی مجالس میں بھی تیرا ذکر ہوتا ہے پس تو بتا کہ تو کس جگہ موجود نہیں ہے۔ تجھے میں بادل کہہ کر پکاروں یا بجلی کہوں یا پھر بارش کہوں کیونکہ ہر شے میں تیری ہی طاقت مجھے نظر آتی ہے۔ تجھے پانی کہوں یا خاک یا پھر آگ کہوں' کون سی ایسی جگہ ہے جہاں تو نے اپنے نور کا اظہار نہیں کیا۔ تو لچھمن اور رام میں بھی موجود ہے اور سیتا میں بھی تیرا جلوہ ہے۔ تیری قدرت کا کرشمہ بلدیو' کشن کنہیا اور اس کے حواریوں میں بھی موجود رہا ہے۔ تجھے بھگوان' خدا اور دیگر کئی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ میں تجھے علم و عرفان کی کتب کہوں یا پھر جہالت سے منسوب کروں کیونکہ سب میں تیری ہی راہنمائی موجود ہے۔ میں تجھے حضرت آدم علیہ السلام' حضرت حوا علیہا السلام یا پھر حضرت شیث علیہ السلام کہوں یا پھر تجھے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے طوفان سے تشبیہ دوں۔ تیرا نور تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بھی نظر آتا ہے۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک آنے والے تمام جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی محبوب و مطلوب رہا ہے اب تو ہی بتا کہ میں تجھے کیا کہوں؟ میں تجھے ملک حجاز کا معشوق کہوں جس کی وجہ سے تو نے یہ ساری دنیا تخلیق فرمائی۔ تیری قدرت کا رنگ ہر شے میں واضح ہے۔ میں تجھے آلاتِ موسیقی سے تشبیہ دوں یا کسی مغنی کی دلکش آواز سے تیرا

Marfat.com

موازنہ کروں کیونکہ ان میں بھی تیری قدرت کا رنگ جھلکتا ہے۔ میں تجھے سبوح وقدوس کہوں یا پھر رحمٰن کہہ کر پکاروں کیونکہ یہ سب تیرے نام ہیں اور سب ہی تعریف کے قابل ہیں۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! تو نے یہ کیا گناہ کیا کہ اس ذات کی تشبیہ ان دنیاوی اشیاء سے کی اس گناہ سے توبہ کر کیونکہ دنیا کی تمام اشیاء عیب سے بھرپور ہیں جبکہ وہ بے عیب و بے شان ہے اور وہ ہر شے ارفع و اعلیٰ ہے۔

12

بیٹھی رو رو عمر نبھایاں
سبھے خوشیاں عشق ونجایاں
واہ سانول دی دھار کجل دی
بے شک تیغ اجل دی
دیداں تیر چلائن کاری
پلکاں کرن لڑائیاں
عشوے غمزے ناز نہورے
نخرے نوکاں ٹوکاں
حسن ملاحت شکل شباہت
ساریاں طرحیں سدھائیاں
ہنجڑوں جاری تتلے زرڑے
پپلیاں اُجڑیاں پنجڑیاں
لوکاں لیکھے اِکھیں آیاں
ظالم برہوں چو نبھایاں

Marfat.com

مہنیں سٹھڑیں درد اندیشے
ڈکھڑے پکھڑے آیم
دِلڑی سختی ملڑی سُنجڑی
اَوکھیاں یاریاں لایاں
مفت ملامت سخت ندامت
شہر شکایت چایم
ویڑھے یار فرید نہ آیم
مستک لکھیاں پایاں

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کافی میں بیان کرتے ہیں کہ عشق نے خوشی کے تمام اسباب برباد کر دیئے ہیں اور اب میں رو کر عمر گزار رہی ہوں۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں جن کی وجہ سے میری آنکھوں کے پوٹے سرخ ہو چکے ہوں اور ان میں ورم پڑ گئے ہیں۔ میری پلکوں کے بال جڑ چکے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید میں آشوبِ چشم کے مرض میں مبتلا ہوں۔ میرا ویران دل محبوب کی یاد میں مصیبتوں میں مبتلا ہے اور اس نے ایسی شے کی آرزو کر لی جس کا حصول بے حد مشکل ہے۔ میں نے محبوب کے انتظار میں خوانخواہ کی شرمندگی برداشت کی جبکہ اس نے میرے غریب خانہ پر بھی آنا گوارا نہیں کیا۔ مجھے وہی کچھ ملا جو میرے نصیب و مقدر میں تھا۔

(13)

ڈکھے عشق دے ڈکھڑے گھاٹے نیں
سر بھڑوا ترٹوے گاٹے نیں

Marfat.com

میں جاتا سوہنا یار پنّل
رہسی کول نہ ویسی کیچ ڈوں وَل
ہُن وَل وَل پُور پوون پَل پَل
اکھیں نیر ہنجوں فرڑاٹے نیں
سُنج سیجھ اُتے گل خار تھئے
وَھیاں ہار حمیلاں مار تھئے
جِند جوکھوں تار و تار تھئے
مٹھی دلڑی گرمِ گکھاٹے نیں
بُرا برھوں بُری بیماری ہے
ڈکھ پیڑ بتے نالہ زاری ہے
ڈھولے باجھ نہ ہرگز کاری ہے
کوڑے شربت گھوٹے چاٹے نیں
بدوں پاندر بُوز ادائیں ہن
گڈ گینڈے گُرگ بلائیں ہن
تھل مارو اوکھیاں جائیں ہن
سرڑاٹے سخت چکاٹے نیں
بُٹھ والی والیاں بول تتے
آئے پیش تتی دے سُول تتے
پیریں چبھن ہزار بُبول تتے
ہک ریت تتی بیا بھاٹے نیں

Marfat.com

آئی روہاں جبلاں جال میری
میں ڈینیں لہن سنبھال میری
رچھ راخس رکھدے بھال میری
ڈینہہ رات فرید گپاٹے نیں

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کافی میں راہِ عشق کی تکالیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہاں سر پھوٹ جاتے ہیں اور گردنیں کاٹ دی جاتی ہیں۔ میں سوچتا تھا کہ میرا محبوب میرے پاس ہی رہے گا اور کیچ (علاقہ کا نام) کی جانب واپس نہ لوٹے گا۔ مگر میرا محبوب چلا گیا اور اس کی یاد میں میرا دل تڑپنا شروع ہو گیا۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میری دنیا برباد ہو گئی اور پھول میرے لئے کانٹوں میں بدل گئے۔ عشق نہایت ہی بری چیز ہے یہ ایسی بیماری ہے جس میں ہر وقت درد ہوتا رہتا ہے اور اس بیماری کا علاج سوائے محبوب کے اور کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ محبوب کے عشق نے نئی تکالیف کو جنم دے دیا ہے اور صحرانوردی کے دوران ہزاروں کانٹے میرے پاؤں میں چبھے ہیں۔ پاؤں کے نیچے انگارے دہک رہے ہوتے تھے لیکن میرے عشق میں کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔ ان دشوار گزار راستوں میں وحشی درندے میری دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔

14

پرانی پیڑ پئی گل دی
نہ گل دی دال در مل دی
سدا جلدی تے ہتھ ملدی
اَجل دی تانگھ پل پل دی

Marfat.com

وَتاں رُلدی پٹی تھلدی
نہ ٹل دی سِک بروچل دی
سڑیندی سیجھ مخمل دی
تلیندی تول ترمل دی
سَنجی نوں سانگ سانول دی
اَزل دی ہے نہ اَج کل دی
ڈُکھاں ڈُکھڑے ڈِتے ڈاڈھے
ہڈاں دا ماس غم کھادھے
ہمیشہ در دِہن وادھے
پُنل وَلدیں کریں جلدی
اَوپڑا عشق پیا جھولی
لویراں ہے چُنی چولی
نہ جمدیں وقت ما گھولی
ڈِتی گولی ہلاہل دی
سجن رُٹھڑاتے مُکھ مُٹھڑا
خوشی دا سانگ سَنھ تُرٹڑا
نہ ڈکھ کھُٹڑا نہ جی چھُٹڑا
اُٹھڑی مُونجھ وَل وَلدی
سَڑیندا سوز چھاتی ہے
مریندا روگ کاتی ہے
نہ پیندا یار جھاتی ہے

Marfat.com

کراں کیا کجھ نہیں چلدی
ڈکھی دا درد ویری ہے
مٹھی دی ما اویڑی ہے
تتی دا ویر ویری ہے
برول سختی نہیں ڈھلدی
فرید آیا نہ ماہی ہے
ڈتی سُولاں نہ ساہی ہے
جگر وچ جرح جاہی ہے
لگی جو نوک راوں دی

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پرانی محبت گلے آن پڑی ہے اور اب بہتیرا علاج کروانے سے بھی کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ محبت ہمیشہ مجھے جلاتی رہی ہے اور میں ہر وقت موت کی آرزو کرتا رہا ہوں۔ میں صحراؤں میں پھرا ہوں' ریگستانوں کی سختی برداشت کی ہے مگر محبوب کی چاہت میں کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔ مجھے محبوب کی جدائی نے بہت تڑپایا ہے اور میری ہڈیوں کا گوشت تک کھایا گیا ہے۔ اے میرے محبوب! جلد واپس کی کوئی تدبیر کر کیونکہ میری یہ تکلیف اب مزید بڑھتی جا رہی ہے۔ میرا محبوب جب سے مجھ سے ناراض ہوا ہے میرے چہرے کی رونق جاتی رہی ہے اور خوشیاں کا مجھ سے ناطہ ٹوٹ گیا ہے۔ ایسے میں میرے محبوب کا یہ حال ہے کہ وہ کچھ لمحوں کے لئے بھی اپنا دیدار نہیں کرواتا اور نہ ہی اپنی ایک جھلک دکھاتا ہے۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! محبوب ابھی تک نہیں آیا اور درد و غم کی وجہ سے سانس بھی لینا دشوار ہو گیا ہے اور محبوب کا یہ وار کاری ہے۔

Marfat.com

(15)

اے عشق نہیں سر روہ ہے
ڈکھیں سُولیں دا انبوہ ہے
ناں تولہہ ٹانگ سنداری
میں مَن تاری تے نیں باری
مینہ بُوری رات اَندھاری
بیا خاص مہینہ پوہ ہے
تھی یار رکھے ہم رازی
ہے کوڑی حیلہ سازی
ہے پیچ اَتے ٹھگ بازی
اے لطف نہیں کوئی دروہے
پیاں کھوج پُنل دیاں خبراں
گیاں روگ اندر دیاں ڈبراں
جڈاں عاشقاں بدھیاں کمراں
تھئی دلی ڈھائی کوہ ہے
روُ رنگ سُہم کریہل
بُٹھ ڈکھ سکھ رَج بُکھ دی گل
دم جیندیں توڑیں گھیل
جھ جُوہ جتن دی تھوہے
ناں یار فرید ملیوسے
ناں دردیں واند ڈتوسے

پندھ کر کر ہٹ پیوسے
سندھ سندھ دی نکھتی موہ ہے

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عشق نہیں بلکہ دکھوں' تکلیفوں کا ایک پہاڑ ہے جو میرا سر پر آن گرا ہے۔ میری بے سروسامانی کا یہ عالم ہے کہ میرے پاس عشق کے دریا کو عبور کرنے کے لئے کوئی شے نہیں ہے اور اتنے گہرے پانی میں مجھے تیرنا بھی نہیں آتا۔ بارش اپنے جوبن پر ہے اور رات تاریک ہے جبکہ سخت سردی کا موسم بھی ہے ایسے میں اس دریا کو میں کس طرح عبور کرسکوں گا؟ دوست بن کر وہ ہمدرد اور غمگسار بنا مگر یہ سب حیلہ سازی اور جھوٹ ہے۔ جب عاشق کی تلاش کے لئے کمر کس لی تو پھر دل کو سکون مل گیا اور مرضِ محبت کا جوش کم ہونے لگا کیونکہ محبوب کے سراغ کے بارے پتہ چلنا شروع ہوگیا۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! نہ تو مجھے یار ملا اور نہ درد وغم سے فرصت نصیب ہوئی۔ طویل سفر کر کے میں تھک چکا ہوں اور میرا بدن اس وقت شدید تکلیف میں ہے۔

﴿16﴾

ہُن میں رانجھن ہوئی
ریہا فرق نہ کوئی
جیں سنگ دِلڑی پیت لگائی
آخری بَن گئی سوئی
رہیر سلیٹی چوچک بٹی
وَنج کِس جا کھڑوئی

Marfat.com

ہیروں ہیرا تھیسی جیکر
ہر ہیں واہ ڈیتوئی
پہلے کھا کر درد کشالے
اوڑک تھئی دِل جوئی
شابس اُصلوں محض نہ ہاریوں
جتنا بار پچتوئی
جو کوئی سلک محبت دے وچ
مرن توں اگے موئی
سیجھ سُہاگ سُہایس تھی خوش
شام سُندر، سنگ سوئی
نال خیال اتھا دے جیں نے
میل دوئی دی دھوئی
سارے جگ وچ ہک میں رہ گئی
ناں توئی ناں اوئی
تھیا منصور فرید ہمیشہ
جیں اے راز لدھوئی

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کافی فنا کی تینوں منازل کی جانب راہنمائی فرماتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں کہ میں اپنے محبوب میں کچھ اس طرح فنا ہو گیا کہ میں، میں نہ رہا بلکہ اب میرے اور محبوب میں کچھ فرق باقی نہ رہا۔ میرے دل نے جس ذات سے محبت کی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آخر عاشق بھی معشوق کے پیکر میں نظر آنے لگا۔ اگر اس راہِ فنا

Marfat.com

فی الوحدت میں سر دے دیا تو پھر ہیر سے ہیرا بن جائے گا۔ اس مقام کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں اور مشکلات سے واسطہ پڑتا ہے لیکن بالآخر محبوب کا وصال یعنی قرب نصیب ہو جاتا ہے۔ اے عاشق سالک! تجھے مبارک ہو کہ محبوب نے تیری کمزور جان پر کس قدر وزن لاد دیا مگر تو نے اس کو بخوبی نبھایا۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! جس نے فنافی اللہ کا راز پالیا وہ بالآخر منصور (رحمۃ اللہ علیہ) کی مانند ہو گیا۔

17

روندیں عمر نبھائی
یار دی خبر نہ کائی
بھاگ سہاگ سنگار وَنجایم
دِلوں وساریا ماہی
دور گیا وَل آیا ناہیں
مَرساں کھا کر پھائی
عشق نہیں ہے ناز غضب دی
چِنگ چوانتی لائی
جوبن سارا روپ گنوایم
دردیں مار مُسائی
فخر الدین مٹھل دے عشقوں
دَم دَم پیڑ سوائی
یار فرید نہ پایم پھیرا
گل گیوم مفت اجائی

Marfat.com

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ساری عمر روتے روتے بسر ہو گئی مگر میرے یار کی کوئی خبر نہیں ہے۔ میں نے تو اپنا ہار سنگار سب کچھ کھو دیا ہے مگر محبوب تو مجھے دل سے ہی بھلا بیٹھا ہے۔ میرا محبوب کہیں دور چلا گیا ہے اور لوٹ کر واپس نہیں آیا۔ مجھے لگتا ہے کہ میں اس کی جدائی میں مر جاؤں گا۔ یہ عشق نہیں ہے بلکہ ایک آگ ہے جس نے میرے دل کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ دکھ درد کی وجہ سے میرا جسم ٹوٹ رہا ہے اور پیر و مرشد حضرت خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اور جدائی میں یہ درد مزید بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ میرا محبوب میری جانب لوٹ کر نہیں آیا اور میں اس کے انتظار میں فنا ہو گیا ہوں۔

﴿18﴾

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں
میڈا دین وی توں ایمان وی توں
میڈا جسم وی توں میڈا روح وی توں
میڈا قلب وی توں جند جان وی توں
میڈا کعبہ قبلہ مسجد منبر
مصحف تے قرآن وی توں
میڈے فرض فریضے حج زکواتاں
صوم صلوٰۃ اذان وی توں
میڈی زہد عبادت طاعت تقویٰ
علم وی توں عرفان وی توں
میڈا ذکر وی توں میڈا فکر وی توں

Marfat.com

میڈا ذوق وی توں وِجدان وی توں

میڈا سانول مٹھڑا شام سلونا
من موہن جانان وی توں

میڈا مرشد ہادی پیر طریقت
شیخ حقائق دان وی توں

میڈا آس امید تے کھٹیا وٹیا
تکیہ مان تے تران وی توں

میڈا دھرم وی توں میڈا بھرم وی توں
میڈا شرم وی توں میڈا شان وی توں
میڈا ڈکھ سکھ روون کھلن وی توں
میڈا درد وی توں درمان وی توں
میڈا خوشیاں دا اسباب وی توں
میڈے سُولاں دا سامان وی توں
میڈا حسن تے بھاگ سہاگ وی توں
میڈا بخت تے نام و نشان وی توں

میڈا ڈیکھن بھالن جاچن جوچن
سمجھن جان سُنجان وی توں

میڈے ٹھڈرے ساہ تے مونجھ منجھاری
ہنجوں دے طوفان وی توں

میڈے تِلک تلوے سیندھاں مانگھاں
ناز نہورے تان وی توں

Marfat.com

میڈی مہندی کجل مُساگ وی توں
میڈا گریہ آہ و فغان وی توں
میڈا شعر عروض قوافی توں
میڈا بحر وی توں اوزان وی توں
میڈا اوّل آخر اندر باہر
ظاہر تے پنہان وی توں
میڈا فرد تے دیروز وی توں
الیوم وی توں آلان وی توں
میڈا بادل برکھا کھمیاں گاجاں
بارش تے باران وی توں
میڈا ملک ملہیر تے مارو تھاڑا
روہی چولستان وی توں
جے یار فرید قبول کرے
سرکار وی توں سلطان وی توں
نہ تاں کہتر کمتر احقر ادنیٰ
لاشئے لا امکان وی توں

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کافی ہمہ اوست کی عکاسی کرتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مالک حقیقی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرا عشق بھی تو ہے اور میرا محبوب بھی تو ہے۔ میرا دین اور ایمان بھی تو ہی ہے۔ میرا جسم اور میری روح بھی تو ہے۔ میرا دل اور میری زندگی بھی تو ہے۔ میرا کعبہ، قبلہ، مسجد، اور منبر تو ہے۔ میرے صحائف اور قرآن

Marfat.com

بھی تو ہی ہے۔ میرے تمام فرائض' حج اور زکوٰۃ تو ہے۔ میری نماز اور اذان بھی تو ہی ہے۔ میرا زہد' عبادت' تقویٰ اور فرمانبرداری تو ہے۔ میرا علم اور معرفت بھی تو ہی ہے۔ میرا ذکر اور فکر بھی تو ہے۔ میرا ذوق اور وجدان بھی تو ہی ہے۔ میرا محبوب اور جانِ جاناں بھی تو ہے۔ میرا راہنما' پیر طریقت' مرشد بھی تو ہے اور تو ہی میری حقیقت ہے۔ میری امید کا سہارا بھی تو ہے اور میرا فخر بھی تو ہے۔ میرا مذہب بھی تو ہے اور میری شرم وحیا بھی تو ہے۔ میرا دکھ' سکھ اور ہنسا رونا بھی تو ہے اور میرے درد کا مداوا کرنے والا بھی تو ہی ہے۔ میری تمام خوشیوں کا باعث تو ہے اور میرے رنج وغم کا معالج بھی تو ہی ہے۔ میری خوش بختی کی علامت تو ہے اور میرے بخت کا نشان بھی تو ہی ہے۔ میری جان پہچان اور میرا تمام علم بھی تو ہی ہے۔ میری گریہ وزاری اور آنسو بھی تو ہے اور میرے تمام اسباب اور آسرے کا ذریعہ بھی تو ہی ہے۔ میری وحشت اور دیوانگی کا سبب بھی تو ہے۔ میرے تمام اشعار' قافیے' ردیف اور تمام علوم کا محور بھی تو ہی ہے۔ تو ہی اول ہے اور تو ہی آخر ہے۔ تو ہی ظاہر ہے اور تو ہی باطن ہے۔ ہر جگہ تو ہی موجود ہے۔ میرا کل سامان تم ہی ہو اور میرا حال و مستقبل بھی تم ہی ہو۔ میرا بادل' برکھا' کوندتی ہوئی بجلی' اور بارش بھی تو ہی ہے۔ میرا ملک ملہیر' میرا کف دست میدان' میری روہی اور میرا چولستان بھی تو ہی ہے۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! اگر وہ تجھے قبول کرلے تو پھر سرکار بھی تم ہو اور سلطان بھی تم ہی ہو۔ اگر وہ قبول نہ کرے تو پھر سب سے زیادہ ذلیل وخوار بھی تم ہی ہو اور اس کی قدرت سے گرے ہوئے بھی تم ہی ہو۔

19

وہ حضرت عشق مجازی

سب راز رموز دی بازی

Marfat.com

سبھو شاہد اصلی جانی
ہے واحد پرم کہانی
ہے وحدت سمجھ سنجانی
وچ پردے کثرت سازی
کر رفع ملال کدورت
تک سمجھ سجن بے صورت
تھیا ظاہر وچ ہر مورت
چھپ اوہلے نورِ حجازی
بن حسن ازل دی چالی
سب ناز مہورے والی
کتھ خالق خلق دا والی
کتھ عابد ریت نیازی
کتھ عاشق درد کشالے
کتھ حسن ملاحت چالے
تھی ہار سنگار ڈکھالے
خوش سیرت ناز نوازی
کتھ مطرب تے میخانے
کتھ رندی رسم یگانے
کتھ صوم صلوٰۃ اذانے
کتھ زاہد نیک نمازی
ہے غیریت زندیقی

Marfat.com

پا ورثہ رکھ صدیقی
کر جُہد جہاد حقیقی
بن مرد معلّٰی غازی
ٹھپ فقہ اصول مسائل
سَٹ نحوی فعل تے فاعل
بُٹھ علمی بحث دلائل
ہے فقر فقط جانبازی
اے سلک سلوک فریدیؔ
ہے ریت عجب توحیدی
پُر ذوق لذیذ جدیدی
چھڈ لمبڑ دُور درازی

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کافی میں عشق مجازی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ کی شان عشق مجازی بھی عجب شے جس میں تمام رازوں کا کھیل ہے۔اس دنیا میں بظاہر جو کچھ نظر آتا ہے وہ ایک وحدہٗ لاشریک کی داستانِ عشق ہے۔ ہر شے کے پردہ میں اسی محبوب کی معرفت کو تلاش کرو۔ زیادتی کا پردہ ہے ورنہ ہر زیادتی کے پیچھے بھی اسی کی وحدت نظر آتی ہے۔ دل کے شیشہ سے کدورت اور ملال کو دور کر کے دیکھو اور جان لو کہ وہ ہر صورت سے منزہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ میں بھی اس کی قدرت کا ایک رنگ نمایاں ہے۔ یہ بات جان رکھو کہ حسن ازل کی بے شمار چالیں ہیں اور یہ سب ناز ونخرے والی ہیں۔ ہر ایک کا رنگ اور صورت جدا ہے۔ وہ مالک اور پروردگارِ عالم ہے اور اس کا بھی مشاہدہ کرو کہ ہر عابد، زاہد میں بھی اس کی قدرت کی جھلک نظر آتی ہے۔ حسن حقیقی کا جلوہ کہیں

Marfat.com

عاشق کو رنج وغم میں مبتلا کیے ہوئے نظر آتا ہے اور کہیں خوبصورتی اور خوش خلقی کے پہلو میں نظر آتا ہے۔ کہیں وہ مستی کرتا ہوا میخانے میں نظر آتا ہے اور کبھی نماز' روزہ اور اذان کی شکل میں نظر آتا ہے۔ کسی بھی شے کو غیر اللہ کی جانب منسوب کرنا کفر ہے پس اے سالک طریقت! تو بھی اپنے اندر صدیقی صفات پیدا کر۔ علمی' فقہی بحث ومباحثہ میں خود کومت الجھاؤ اور فقر ومعرفت کے طلبگار رہو جاؤ۔

﴿20﴾

اَج ڈوڑی سِک دیدار دی ہے
مَتاں آئی نگری دلدار دی ہے
اَرض مقدس ملک عرب دی
ہَر ہر واری فرح طرب دی
منزل منزل طرح عجب دی
ساری وضع سنگار دی ہے
ہر ہر قطرہ آب ہے کوثر
گرد غبار ہے مشک تے عنبر
کرڑ کنڈا شمشاد صنوبر
خار وی شکل بہار دی ہے
عرب شریف ہے سوہنی ساری
نازک نازو تے متواری
تھیواں واری لکھ لکھ واری
دار نبی مختار ﷺ دی ہے

Marfat.com

آئے حج عمرے دے وارے
سبھ رَل مِل لبیک پکارے
جیندیں ڈیکھاں رب نہ مارے
وِسری حب گھر بار دی ہے
آنگن نہ بھاوے تے گھر کھاوے
ساڑے تول نہالی تہاوے
کئی شے اصلوں محض نہ بھاوے
ہِک ہِک سانول یار دی ہے
عشق فرید خرید کیتوسے
کل کاروں آزاد تھیوسے
سُرخی سیندھ مُساگ گیوسے
ناں کل کجلے دھار دی ہے

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کافی سفر حج کے دوران لکھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے شوق کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آج دیدار کی چاہت پہلے سے زیادہ ہوگئی ہے کیونکہ میرے محبوب کا گھر قریب ہی رہ گیا ہے۔ ملک عرب کی مقدس وادی میں عجیب قسم کی روحانی مستی ہے اور اس کی وضع قطع سے لگتا ہے جیسے محبوب نے بناؤ سنگار کیا ہوا ہو۔ یہاں کے ہر چشمہ کا پانی آبِ کوثر کی طرح ہے اور یہاں کے گرد وغبار میں بھی عنبر و مشک کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔ حج اور عمرہ کا موقع آ گیا ہے اور تمام حجاج لبیک کی صدائیں بلند کر رہے ہیں۔ اللہ عزوجل یہ تمام نظارے زندہ رکھے ان کو دیکھ پر اپنا گھر بھول گیا ہے۔ اب تو صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے غلبہ پالیا ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی چیز اچھی نہیں

Marfat.com

لگ رہی۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! ہم نے عشق نبی ﷺ خریدا ہے اور دنیا کے دیگر تمام کاروباروں سے بری الذمہ ہو گئے ہیں۔

﴿21﴾

ماہی باجھ کللیاں
دلدار بغیر اولیاں
ماہی جھوک لڈائی ویندا
سانگ ہجر دے رلیاں
ترس نہ آوے ہک تل تیئوں
سخت غماں وچ گلیاں
ویڑھا کھاوے آنگن نہ بھاوے
اگ فراق دی جلیاں
شرم ونجائیم بھرم گنوایم
رلدی کوچے گلیاں
عشق فرید نہوں ڈکھ ڈیسم
اج کل ہوئی ہلیاں

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبوب کے بغیر میں اکیلا ہوں اور اس کے بغیر میرا کوئی کام بھی اچھا نہیں رہا۔ میں ہجر و فراق سہنے کے لئے اس کے حلقہ محبت میں شامل ہوا ہوں۔ محبوب کو مجھ پر ذرا برابر بھی ترس نہیں آیا اور میں اس کے غم میں برباد ہو گیا ہوں۔ میں ہجر و فراق کی آگ میں جل رہا ہوں اور میرا گھر مجھے کھانے کو دوڑ رہا ہے۔

Marfat.com

میں نے شرم و حیاء کو بھلا دیا ہے اور اب گلی کوچوں میں آوارہ پھر رہا ہوں۔ عشق و محبت میں بے شمار دکھ ہیں پس اگر میں آج کل میں ہی مر جاؤں تو اچھا ہوگا۔

(22)

ماڑو مٹھل وَل مکھڑا چھپایا
ڈُکھڑیں ڈُکھایا دَردیں مُنجھایا
تانگھیں تپایا' مُونجھیں مسایا
سُولیں ستایا' نیزے ہرایا
آتن نہ بھانواں سینگیں رُوایا
دُھوتیں دا ویڑھا ڈھولن پرایا
سُنجڑی سَسّی کوں جبلیں رُلایا
ہَے ہَے پُنل وَل پھیرا نہ پایا
پُوری پرائیں دِلڑی نُوں تایا
پیڑیں پُرانی سُکھڑا ونجایا
خوشیاں وِہانیاں سانول سدھایا
گھل گیا فریدا جوبن اُجایا

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید عیشلیہ فرماتے ہیں کہ ظالم محبوب نے اپنا چہرہ چھپا رکھا ہے اور ہمیں غم و دکھ نے اداس کر رکھا ہے۔ محبوب کے انتظار میں دل جل رہا ہے اور محبت نے جیتی ہوئی بازی کو ہرا دیا ہے۔ میرا محبوب اوروں کے دھوکہ میں آ گیا ہے۔ تکالیف نے میرا سکون گنوا دیا ہے۔ خوشیاں چلی گئیں اور محبوب بھی چلا گیا ہے۔

Marfat.com

(23)

ناں تم فرشی ناں تم عرشی
ناں فلکی ناں ارضی ہو
ذات مقدس نور معلیٰ
آئے وِچ انسان کے ہو
روتے ہو کبھی ہنستے ہو
کتھے عاشق تے معشوق بنو
اپناں بھیت بتاؤ رے
تم کون ہو بھلا کہاں کے ہو
روپ انوکھے طور اویڑے
نازک چالیں من موہنیاں
ناز نزاکت حسن ملاحت
صاحب سب سامان کے ہو
کِتھ جاہل کِتھ فاسق فاجر
اپنا آپ گماتے ہو
کِتھ عارف کِتھ اہل حقائق
واقف سرِّ نہاں کے ہو
قبلہ کعبہ مسجد مندر
دیر کنش سب تجھ میں ہے
صوم صلوٰۃ کے خود ہو والی

Marfat.com

کیوں پابند گماں کے ہو
غیر تمہارا محض محالے
اس جگ میں اور اس جگ میں
دنیا میں تم ہو عقبیٰ تم ہو
مالک کون مکان کے ہو
وعظ نصیحت رمز فریدیؔ
سوچ سُنجانو دَم دَم سے
اپنی عظمت یاد کرو
کیوں تھئے یوسفؑ زندان کے ہو

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کافی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو فرش پر رہنے والے ہیں نہ عرش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ فلکی کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی ارضی کہہ سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو نور ہیں جو انسانی صورت میں جلوہ افروز ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عاشق نظر آتے ہیں اور کبھی معشوق نظر آتے ہیں۔ ہمیں اپنے بھید سے آگاہ کر دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اور کہاں کہ رہنے والے ہیں؟ یعنی ہمیں اپنی حقیقت سے آگاہ کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات و اطوار بے مثل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نزاکت سے بھرے ہوئے حسین و جمیل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود کو ہم سے چھپاتے ہیں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام پوشیدہ اسرار کے جاننے والے ہیں۔ عبادات کے تمام مراکز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی محور ہیں اور دونوں جہانوں میں کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حقیقت میں اس ساری کائنات کے مالک ہیں۔ آخر میں فرماتے ہیں کہ فرید (رحمۃ اللہ علیہ) کے اشاروں کو پہچانو اور اس کی باتوں پر غور کرو۔

Marfat.com

(24)

سکھ ریت روش منصوری نوں
ہن جھپ رکھ کنز قدوری نوں
جو کوئی عشق مدرسے آیا
فقہ اصول دا فکر اٹھایا
بے شک عارف ہو کر پایا
رمز حقیقت پوری نوں
جو کوئی چاہے علم حقائق
راز لدنی کشف دقائق
تھیوے اپنے آپ دا شائق
سٹ نزدیکی دوری نوں
ہمہ اوست دے بھید نیارے
جانن وحدت دے ونجارے
ہر ہر شے وچ کرن نظارے
اصل تجلی طوری نوں
ہید انوکھے پینڈے اویڑے
ویڑھے وسدے رکھن بکھیڑے
ہور نہ کوئی آپ نبیڑے
اپنی اِکی جھوری نوں
لطف ازل دا وکھلا آیا
فخر جہان گرگیان نفایا

Marfat.com

طبع سلیم فرید دی پایا
فہم لغات طیوری نوں

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے سلوک کی منازل طے کرنے والے! فلسفہ منصور (رحمۃ اللہ علیہ) سے آگاہ ہو اور فقہی مسائل کی کتب کو ایک طرف رکھ دے۔ جو شخص بھی عشق کے مدرسہ میں آیا اس نے فقہ اور اصول کو ترک کر دیا۔ حقیقت کے رموز سے آگاہ ہونے کے بعد وہ عارف بن گیا۔ جو شخص علم حقائق حاصل کرنے کا خواہاں ہو اسے چاہئے کہ وہ علم لدنی کا طلبگار ہونے سے پہلے اپنی پہچان کرے۔ ہمہ اوست کے اسرار عجیب و غریب ہیں اور ان کو وہی سمجھ سکتے ہیں جو وحدتِ وجودی کا صحیح مفہوم جانتے ہوں اور جو ہر شے میں اصل کو وہ طور کی تجلی دیکھتے ہیں۔ حقیقی سرور کا وقت آن پہنچا ہے اور پیر و مرشد حضرت فخر جہان رحمۃ اللہ علیہ نے اصولِ عرفان کو واضح کر دیا ہے۔ میں نے (حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ) ان حقائق و معارف کو سمجھ لیا ہے جنہیں عام فہم لوگ بے معنی اور بے مقصد جانتے ہیں۔

﴿25﴾

بے صورت صورت اولے
کر ناز ادا گھنڈ کھولے
ہر ہر جا وِچ رانجھن ماہی
آیا نال صفات کماہی
سب سُر انہد مُرلی واہی
رمز حقائق چولے

Marfat.com

وفی انفسکم بھیت بتاوے
نحن اقرب بین بجاوے
لبو دلیتم گیت سناوے
لفظ انا الحق بولے
جو کوئی دل ڈوں دھیان رکھیسی
سارے گجھڑے رازنوں پیسی
اشیئیت کل اٹھویسی
بھج پوسن سبھ بھولے
ہک جاہن احکامِ شریعت
ہک جا ہن سرارِ طریقت
تھیوے کیا دریافت حقیقت
کون اے پھولے پھولے
ناں رل ڈکھڑی روہ جبل وچ
ناں تھی اوکھی مارو تھل وچ
پہلو دوش کنار بغل وچ
یار پنل ہے کولے
فخر جہاںؒ ہک ریت سکھائی
اصلوں حاجت رہی نہ کائی
دل جڑ جڑ وہم دھام مچائی
تھئے گن گیان سنولے
رنگپور دے تھن پنتھ نیارے

Marfat.com

ہک نوں بوڑے ہک نوں تارے
ہک پیا جیتے ہک پیا ہارے
ٹلدے ماسے تولے
فاش فریدؔ اے وعظ سُناتوں
عالمؔ جاہلؔ شاہ گدا کوں
جے کوئی چاہے فقر فنا کوں
اپنے آپ کوں گولے

تشریح:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کافی میں فرماتے ہیں ذاتِ باری تعالیٰ ہر صورت سے پاک ہے اور اس نے صرف اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا نقاب کھولا ہے۔ اس کا جلوہ ہر جگہ موجود ہے اور وہ خود ہی کائنات کے مخفی راز کھول رہا ہے۔ جو کوئی اپنے دل کو اس کی جانب مبذول کرلے گا وہی اس کے راز کو پالے گا۔ ایک طرف تو شریعت ہے اور دوسری جانب طریقت کے اسرار و رموز ہیں۔ ایسے حالات میں پھر حقیقت کس طرح دریافت کی جاسکتی ہے؟ میرے پیر و مرشد حضرت فخر جہان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسی بات مجھے سکھائی ہے جس کے بعد مجھے کسی دوسری کی حاجت نہیں رہی۔ میں نے اس بات پر عمل کیا اور پھر تمام روحانی علوم میرے اندر جمع ہو گئے۔ وہ جسے چاہتا ہے ڈبو دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تیرا دیتا ہے گویا ایک جیت جاتا ہے اور ایک ہار جاتا ہے۔ آخر میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! ہر عالمؔ جاہلؔ بادشاہ اور فقیر کو یہ وعظ سنا دے کہ جو شخص فنا فی اللہ کا طلبگار ہے وہ اسے اپنے اندر تلاش کرے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے آزمودہ وظائف

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جو بھی سائل دعا کے لئے حاضر ہوتا اس کی دعا بارگاہِ الٰہی میں ضرور قبول و منظور ہوتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی خدمت میں آنے والوں کو پڑھنے کے لئے اوراد و وظائف کی بھی تلقین کرتے تھے۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند آزمودہ وظائف بیان کئے جا رہے ہیں۔

حق تعالیٰ کی محبت حاصل ہو:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سے حق تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے وظیفہ پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سونے سے قبل ذیل کی دعا اکتالیس مرتبہ پڑھ لیا کرو انشاء اللہ العزیز حق تعالیٰ کی محبت حاصل ہو گی۔

یا حی یا قیوم لا الہ الا انت اسئلك ان تحی قلبی بنور
معرفتك ابداً

دینی و دنیاوی مقاصد کا حصول:

ایک شخص نے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور دینی و دنیاوی مقصد کے حصول کے لئے کوئی وظیفہ بتائیں۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم سورۂ فاتحہ اکتالیس مرتبہ پڑھا کرو اور جب سورۂ فاتحہ شروع کرو تو الحمد کی ل کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم سے ملا کر پڑھو انشاء اللہ العزیز دینی و دنیاوی مقاصد حاصل ہوں گے۔

Marfat.com

غیب سے رزق حاصل ہو:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت وضو فرما کر فارغ ہوئے تھے۔ اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تصحیح کے لئے ایک پرچہ پیش کیا جس پر دعائے نور لکھی ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں اغلاط کی نشاندہی فرمادی اور فرمایا کہ تم ہر پنجگانہ نماز کے بعد ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھ لیا کرو اور ساتھ میں ذیل کا درود شریف بھی اول و آخر پڑھ لیا کرو انشاء اللہ العزیز غیب سے رزق حاصل ہوگا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ الطیبین الطاھرین
وعلینا معھم برحمتك یا ارحم الراحمین

مفلسی دور ہو:

ایک شخص نے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی مفلسی کے متعلق شکایت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد سورۂ مزمل کی تلاوت کیا کرو اور شروع میں بسم اللہ شریف لازمی پڑھا کرو انشاء اللہ العزیز مفلسی جاتی رہے گی۔

دردِ ریح کا علاج:

ایک شخص نے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دردِ ریح کی شکایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ذیل کا تعویذ لکھ دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حی حین لا حی فی دیمومة
ملکه و بقائه یا حی

بواسیر کا علاج:

ایک شخص نے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا

Marfat.com

کہ حضور! مجھے ذاتی بواسیر ہے اور ہر وقت درد ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نمازِ فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فیل پڑھا کرو انشاء اللہ العزیز بواسیر جاتی رہے گی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت:

ایک شخص نے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے وظیفہ دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز باجماعت ادا کرو اور پھر جب سونے کے لئے لیٹو تو ایک سو مرتبہ (ذیل کا) درودِ پاک پڑھو انشاء اللہ العزیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہو گے۔

اللھم رب البیت الحرام والھر الھرام والرکن والمقام اقراء
روح محمد عنی السلام

فراخی رزق کے لئے:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے فراخی رزق کے لئے وظیفہ دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذیل کی دعا اول و آخر درودِ پاک گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھا کرو انشاء اللہ العزیز کبھی رزق میں تنگی نہ ہوگی۔

اللّٰہ الکافی قصدت الکافی ووجدت الکافی کفانی الکافی
ونعم الکافی واللّٰہ الحمد

حصولِ برکت کا وظیفہ:

ایک شخص نے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جو حصولِ برکت کا باعث بنے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذیل کی دعا بعد نمازِ ظہر چار سو مرتبہ دو ماہ تک پڑھو اور پھر دو ماہ بعد اس دعا کو روزانہ بعد نمازِ ظہر پچیس مرتبہ پڑھو حصولِ برکت کے لئے نافع اور مجرب ہے۔

Marfat.com

بسم اللّٰہ علی نفسی ودینی بسم اللّٰہ علی اھلی ومالی وولدی بسم اللّٰہ علی ما عطانی اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرك به شیئا اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر واعزوجل واعظم مما اخان واحذر غیر جارك وجل ثناءك ولا اله غیرك اللھم انی اعوذبك من شر نفسی ومن شر کل شیطان مرید و من شر کل جبار عنید فان تولوا فقل حسبی اللّٰہ لا اله الا ھو علیه توکلت وھو رب العرش العظیم و لیی اللّٰہ الذی الکتاب وھو یتولی الصالحین

ہر قسم کی وبا سے محفوظ رہنے کا وظیفہ:

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ذیل کا وظیفہ پڑھے گا وہ انشاءاللہ العزیز ہر قسم کی وبا اور ناگہانی آفت سے محفوظ رہے گا۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یا منتھا طلبی یا غایته مالی یا رب الیك ھوبی یا رب عجل فرجی

Marfat.com

فرمودات

- اہل بیت سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اور گھر کے دیگر افراد ہیں۔
- شان و شوکت حق تعالیٰ کو زیب دیتی ہے کیونکہ کبریائی اس کی صفت ہے۔
- عشق کی علامات واضح ہیں جسے یہ لاحق ہو جائے دکھ درد کا ایک ہجوم اس کے گرد جمع ہو جاتا ہے اور وہ کمزور پڑ جاتا ہے۔
- عشق حقیقی تمام لذتوں کو بے مزہ کر دیتا ہے۔
- میری رسوائی ہی شہرت کا باعث بنی۔
- اے عاشق! جان لے کہ محبوبِ حقیقی ہر جگہ موجود ہے۔
- دنیا فانی اور عارضی قیام کی ایک سرائے ہے۔
- محبت کے ایک دکھ نے خوشی کے سینکڑوں مواقع ضائع کر دیئے۔
- جب معشوق کا وصال حاصل ہو جاتا ہے اس وقت عشق کا ذوق اور اضطراب جاتا رہتا ہے۔
- شیخ کی امداد اور اعانت سے ہی ہدایت و معرفت حاصل ہوتی ہے۔
- ذاتِ حق بے انتہا ہے اور اس کی تجلیات بھی لامحدود ہیں۔
- ذاتِ حق کے سوا کوئی اور وجود دیکھنا میرے لئے محال ہے اور چاروں جانب اسی کا حسن جمال چھایا ہوا ہے۔

Marfat.com

- عیب پوشی مردانِ خدا کا کام ہے۔
- عشق دکھی دلوں کے لئے راحت کا سامان ہے۔
- عشق کی منازل سخت اور مشکل ہیں اس کے راستے چکردار اور فاصلے لمبے ہیں۔
- عاشق کی روح ہمیشہ بے قرار اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز رہتی ہیں جبکہ اس کا دل عشق کی آگ میں جلتا رہتا ہے۔
- عشق غضب کی اگ ہے جو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔
- اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو وہ ضرور وصالِ محبوب کے اسباب پیدا کر دے گا۔
- مجھے مرشد نے ہدایت کی کہ درویشی کے لباس کو اتار دے اور جائے نماز کو آگ میں ڈال دے اور محبت کی شراب سے جان کے لباس کو اچھی طرح پاک کر۔
- دوست کی دوستی کیا خوب دوستی ہے۔
- انسان کی زندگی کا مقصد حقائق کا منکشف ہونا ہے اس کے علاوہ دیگر تمام امور جھوٹے اور فریب ہیں۔
- جب تک مرشد توجہ نہ کرے مقصد کا حصول ناممکن ہے۔
- راہِ حقیقت مروجہ علومِ فقہ، اصول، کلام، معانی، منطق وغیرہ پر منحصر نہیں ان علوم کو بند کر دو کیونکہ ذاتِ باری تنہا ہے اور اس کی وحدانیت کا اقرار کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے۔
- جو شخص فنافی اللہ کا طالب ہو وہ اسے اپنے اندر تلاش کرے۔
- جب سے مجھے عشق لاحق ہوا ہے اس وقت سے میں سب کچھ بھول بیٹھا ہوں۔
- سوختہ جاں عاشق کے لئے محبوب کے بغیر جینا ایک بڑی مصیبت ہے۔
- جب محبوب کے لئے جان قربان کرنے کا ارادہ کر لو تو پھر اس میں کسی قسم کا کاروبار نہ کرو بلکہ اپنی جان قربان کر دو۔

Marfat.com

- عشق میں جس قدر تکلیف ہوتی ہے اسی قدر لذت بڑھتی ہے۔
- وحدت ایک ایسا دریا ہے جو ختم نہیں ہوتا۔
- دنیا کی بے شمار اشیاء کی مثال ایسی ہی ہے جس طرح بہتے دریا پر پانی کے بلبلے بنتے اور پھٹتے ہیں۔
- دل کے اندر تمام عالم موجود ہیں بلکہ عالم کیا تمام اسباب دل کے اندر ہی ہیں۔
- محبوب کی ادائیں ہر لحہ عاشق کو قتل کرتی رہتی ہیں۔
- اگر تم نیک لوگوں کی سی خصلتیں حاصل کرنے کے خواہاں ہو تو اپنے اندر کی انا کو ختم کر کے اپنی حقیقت کو پہچانو۔
- دردِ عشق تمام دردوں سے بے ڈھنگا اور الٹا ہے۔
- دل قرآن مجید کی سورۂ اخلاص ہے۔
- محبت نے میری جان و دل کو اچھی طرح نوچ ڈالا ہے کہ اب میری رگ رگ فریادی ہے۔

Marfat.com

برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے روشن ستارے

Marfat.com

پی کر فریدیؔ جام توں
تھی رند مست مدام توں
ڈیہوں ڈینہہ ودھا رکھ گام توں
واہ واہ کرے ساری خلق

Marfat.com

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

بحر علوم طریقت و شریعت خواجہ معین الدین چشتی المعروف خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے فرمائیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے اس درجہ عشق تھا کہ سایہ کی طرح ساتھ لگے رہتے تھے۔ جہاں کہیں شیخ جاتے تھے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کا بستر خواب' توشا اور پانی کا مشکیزہ کندھے پر ڈالے اور دوسری ضروری اشیاء سر پر رکھے ہمراہ ہوتے تھے۔ جہاں پیرو مرشد قدم رکھتے تھے وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی آنکھیں بچھاتے تھے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ میں بیس برس تک حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں حاضر رہا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی اجازت سے سفر حجازِ مقدس پر روانہ ہوئے۔ جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے بیت اللہ کو دیکھ کر بے خود ہو گئے۔ بیت اللہ کا نظارہ دیکھ کر اس طرح چکر لگانے شروع کئے جس طرح کہ پروانہ شمع کو دیکھ کر چکر لگاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ والہانہ طوافِ کعبہ کرنے لگے۔ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی شمع کے پروانے تھے۔ جو خود پروانے کی نیاز مندیوں پر عاشق تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب عبادت وریاضت کے پہلے سے عادی تھے۔ اس میں اور رنگ آمیزی کر دی تھی۔ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ حسب معمول طواف میں مشغول تھے۔ شانِ کریمی کا ظہور ہوا اور

Marfat.com

غیب سے ندا آئی کہ اے معین الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! میں تجھ سے راضی ہوں' میں نے تجھے بخش دیا' مانگ کیا مانگتا ہے؟

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے وفورِ مسرت سے بے خود ہو کر جبین نیاز آستانۂ محبوب پر رکھ دیا اور عرض کیا کہ اے پروردگار! میرے سلسلہ میں جو بھی داخل ہو اس کی بخشش کا طالب ہوں۔ غیب سے ندا آئی کہ تیری دعا قبول ہوئی' قیامت تک تیرے سلسلہ میں جو بھی داخل ہوگا اسے بخش دیا جائے گا۔

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری:

حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سلطان عرب و عجم کے دربار میں حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ قافلہ کے ساتھ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے اور سیدھے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کئی روز تک قیام کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کئے۔ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ مصلے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ روضۂ اطہر سے آواز آئی۔ معین الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کو بلاؤ۔ خدام روضہ اطہر نے بہ آواز بلند پکارا۔ یہ صدا سن کر کئی معین الدین چلے آئے۔ خدام حیران تھے کہ کس معین الدین کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کیا جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معین الدین چشتی (رحمۃ اللہ علیہ) کو حاضر کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسرت و انبساط اور بے خودی کی کیفیت میں درود و سلام پڑھتے ہوئے آستانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوئے اور مؤدب کھڑے ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے قطب المشائخ! اندر آؤ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ روضۂ اقدس میں داخل ہوئے اور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال اور جہاں آرا سے آنکھوں کو روشن کیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے معین الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تو خاص ہمارا ہے اور ہمارے دین کا معین ہے۔ ہم نے ولایت ہند تیرے سپرد کی۔ اجمیر جاؤ وہاں سے کفر و

Marfat.com

ظلمت کی تاریک بدلیاں چھائی ہوئی ہیں وہاں قیام کرو اور اس سرزمین کفر کو اسلام کے نور سے معمور کرو۔ اللہ عزوجل تجھے برکت دیں گے۔

حضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری:

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں وارد ہوتے ہی سب سے پہلے حضرت سیّد علی ہجویری المعروف حضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر حاضر ہوئے اور معتکف ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مزارِ مبارک پر چالیس دن تک چلہ کیا لیکن حضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت باسعادت نصیب نہ ہوئی۔ چالیسویں دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عقیدت کا اظہار یوں فرمایا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

پس اس رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پروانہ ولایت پر اپنی مہر ثبت کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلطان الہند کا خطاب دیا۔ وہ جگہ جہاں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ معتکف ہوئے آج بھی حضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی قدموں والی جگہ پر موجود ہے اور مرجع گاہ خلائق ہے۔

مرأۃ الاسرار میں منقول ہے کہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سارے ہندوستان میں پھیل گئی تو لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر دین اسلام قبول کرنے لگے۔

سخاوت:

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ منبع جود و سخا تھے۔ کبھی کوئی سائل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در سے خالی نہ جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر شخص سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے اور

Marfat.com

ان کے دکھ اور رنج و غم میں برابر کے شریک رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لنگر عام تھا۔ اس قدر کھانا پکتا تھا کہ شہر کے تمام غرباء اور مساکین دونوں وقت لنگر سے شکم سیر ہوا کرتے تھے۔ لنگر کا خرچ کہاں سے آتا تھا؟ یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ جس وقت خادم لنگر کے خرچ کے لئے عرض کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مصلے کا ایک کونہ اٹھا کر گوشہ سے عطا فرما دیتے تھے۔ جو سائل یا حاجت مند خانقاہ پر حاضر ہوتا تھا جو کچھ اس کی قسمت کا ہوتا تھا اسے مصلے کا کونہ اٹھا کر عطا فرما دیا کرتے تھے۔

شریعت' طریقت اور حقیقت:

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مریدوں کو ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ سلوک کی پہلی سیڑھی شریعت ہے۔ شریعت کے احکام پر پورا پورا عمل کرنا واجب ہے۔ بال برابر بھی کسی حکم سے انحراف نہ کرنا چاہئے۔ شریعت پر عمل پیرا ہو۔ دوسرے درجہ میں طریقت پر رسائی حاصل ہوتی ہے۔ یہاں بھی استقلال شرط ہے۔ طریقت کے راستوں کو پابندی کے ساتھ طے کرنے کے بعد انسان کا اس سے بھی بلند مرتبہ یعنی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ جب وہ اس مرتبہ میں کمال حاصل کر لیتا ہے تو دل پر تجلیات منکشف ہونے لگ جاتی ہیں اور مرتبہ حقیقت تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور اس مرتبہ پر پہنچ کر آدمی جو کچھ چاہتا ہے' اسے مل جاتا ہے۔

سچے مسلمان کی نشانی:

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ سلوک میں چوتھا درجہ یہ ہے کہ جب انسان اللہ عزوجل کا نام سنے یا قرآن مجید میں پڑھے تو اس کا دل نرم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں جاگزین ہو جائے۔ اعتقاد اور ایمان میں زیادتی ہو۔ اگر معاذ اللہ! اللہ عزوجل کا ذکر سنے یا قرآن شریف سننے سے دل نرم

Marfat.com

نہ ہو یا گداز میں اضافہ نہ ہو تو یہ گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن شریف میں ہے کہ پکے اور سچے مسلمانوں کی نشانی یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے قلوب روشن ہو جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اللہ عزوجل کی آیتیں تلاوت کی جائیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر یقین رکھتے ہیں۔

رضائے محبت:

ایک مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے مقام رضائے محبت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسرار الاولیاء میں لکھا ہوا ہے کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن جب اپنے دوستوں کو زندہ فرمائے گا تو اپنے نور سے ان کے چہرے تاباں کر دے گا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کو حق سے دیکھا تھا وہاں زماں، مکاں کچھ نہ تھا کیونکہ اس کی حضوری مکان اور صفات سے بھی مجرد ہے وہاں حق ہی حق تھا۔

دین اسلام کی تبلیغ:

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اجمیر میں پچاس برس قیام فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ پاک میں ایسی کشش تھی کہ ہر کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب کھنچا چلا آتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اخلاق واطوار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق واطوار کا بہترین نمونہ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جو کوئی بھی ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں حاضر ہو جاتا وہ ہمیشہ کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے منسلک ہو جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی کاوشوں اور تربیت کے بعد بہت سے علمائے دین اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ برصغیر پاک و ہند کے کونے کونے میں گئے اور دین اسلام کی شمع کو روشن کیا۔

استغراقی کیفیت:

ایک مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر استغراقی کیفیت طاری ہو گئی

Marfat.com

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حالت مراقبہ میں چلے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کیفیت سترہ روز تک برقرار رہی۔

وصال:

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے چھ رجب المرجب ۶۳۲ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک اجمیر شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۹۷ برس تھی۔

فرمودات:

- مومن کے معراج نماز ہے اور اس کے بغیر وہ اللہ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔
- والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی اللہ کی خوشنودی کا باعث ہے۔
- اللہ اور انسان کے درمیان ایک ہی حجاب حائل ہے جس کا نام نفس ہے۔
- عارف کا کم تر درجہ یہ ہے کہ وہ صفاتِ خداوندی کا مظہر ہو۔
- عاشق خدا وہ ہے جو ابتدائے عشق میں ہی فنا ہو جائے۔
- نماز دین کا اہم ستون اور جب ستون قائم ہو گا تو مکان بھی قائم ہو گا بصورت دیگر مکان قائم نہ ہو سکے گا۔
- حسد بری شے ہے اسے دل میں ہر گز جگہ نہ دو۔

Marfat.com

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ

رئیس الاولیاء قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور ان کی صحبت بابرکت میں رہ کر طریقت کی منازل طے کیں اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

اقتباس الانوار میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل خانہ سے حجرہ مبارک کے ایک طاق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تمہیں جس چیز کی بھی حاجت ہو بسم اللہ پڑھ کر اس طاق میں ہاتھ ڈال دینا وہ تمہیں مل جائے گی۔ وقت ضرورت اس طاق میں ہاتھ ڈالنے سے گرم گرم کاک نکل آتے تھے۔ بعض روایات کے مطابق یہ اتنا بڑا کاک (کلچہ) برآمد ہوتا تھا جو تمام اہل خانہ کیلئے کافی ہوتا تھا۔ اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ "کاکی" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

گوشہ نشینی:

جوامع الکلم میں حضرت سید محمد گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت خاموش، غمگین اور اداس رہتے تھے۔ کسی بھی وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رونے سے فرصت نہ تھی۔ دروازہ بند کئے بیٹھے رہتے تھے۔ جب زیارت کرنے والوں کا ہجوم ہوتا اور اشتیاق دیدار پایا جاتا تو خادم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر

Marfat.com

عرض کرتا کہ خلقت دیدار کی متمنی ہے۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک سرد آہ بھر کر اجازت دیتے۔ جب زائرین سامنے نظر آتے تو ان پر نظر شفقت فرماتے اور خادم کو اشارہ کرتے کے ان کی پانی کے پیالے سے تواضع کرو۔ جب تک پانی تقسیم ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کھڑے رہتے۔ لوگوں کو پند و نصیحت کرتے۔ جب پانی تقسیم ہو لیتا تو سب کو رخصت فرما دیتے تھے۔

توکل:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ تیس برس تک عالم توکل میں رہے۔ خلقت سے عزلت اختیار کئے رکھا۔ نذر نذرانہ قبول نہیں فرماتے تھے۔ باورچی خانہ کیلئے خرچ کی ضرورت ہوتی تو خادم زمین بوس ہو کر عرض کرتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مصلے کا کونہ اٹھا کر فرماتے تھے کہ جس قدر ضرورت ہے لے لو۔ مہمانوں کیلئے خرچ کی ضرورت ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مصلے کے نیچے سے ایک مٹھی دینار اٹھا کر دے دیتے تھے' جس سے صبح و شام تک کا خرچ پورا ہو جاتا تھا۔ کوئی مسافر اور ضرورت مند آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سے خالی ہاتھ واپس نہ جاتا تھا۔

اسرارِ خداوندی:

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں جو غلبہ حالت شوق و سکر میں کچھ اسرار ظاہر کر دیتے ہیں اور بعض اہل کامل ہیں جو ذرہ برابر ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ پس اس راہ سلوک میں اہل سلوک کا حوصلہ وسیع ہونا چاہئے تا کہ اسرار ان میں متمکن ہوں۔ کیونکہ اخفائے اسرار محبوب میں جو کامل ہے وہ کبھی اسرار کو ظاہر نہیں کرے گا۔

نیز فرمایا کہ میں کئی برس تک پیر دستگیر حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا۔ میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے کبھی کوئی اسرارِ محبت

Marfat.com

دوست ذرہ برابر بھی بیان کیا ہو اور جو انوار ان پر نازل ہوتے تھے ان میں سے ایک حصہ برابر بھی کسی سے بیان کیا ہو۔

عشق کا مینہ:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے پیر و مرشد کی سعادت پابوسی حاصل ہوئی۔ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا علاؤالدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ' شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے صوفی حاضر خدمت تھے۔ سلوک اور اہل سلوک کا ذکر نکلا۔ پیر و مرشد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالکان راہ وہ لوگ ہیں جو سر سے لے کر ناخنوں تک دریائے محبت میں غرق ہیں۔ کوئی ساعت ایسی نہیں گزرتی کہ ان پر عالم محبت سے عشق کا مینہ نہیں برستا۔

استغراقی کیفیت:

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ پر اکثر و بیشتر استغراقی کیفیت طاری رہتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے اگر کوئی شخص حاضر ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کئی ساعتیں گزرنے کے باوجود اس کی خبر نہ ہوتی تھی۔ ایک روایت کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی استغراقی حالت کی یہ کیفیت تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند کے وصال کی خبر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دی گئی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پھر بھی معلوم نہ ہوا۔

درویش بننے کا طریقہ:

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے درویش بننے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ درویشی پردہ پوشی کا نام ہے۔ درویشی کے معنی یہی ہیں کہ بندگان خدا کی پردہ پوشی کی جائے۔ درویش کو ان چار باتوں کی پابندی لازمی ہے۔

۱۔ اپنی آنکھوں کو اندھا کرلے تاکہ کسی کا عیب دکھائی نہ دے۔

Marfat.com

۲۔ اپنے کانوں کو بہرہ کر لے تاکہ جو بات سننے کے قابل نہ ہو وہ نہ سن سکے۔

۳۔ زبان کو گنگ کر لے تاکہ غلط بات زبان سے نہ نکلے۔

۴۔ پاؤں کو لنگڑا کر لے تاکہ جو جگہ نہ جانے کی ہو وہاں نہ جا سکے۔

ایمان کی نشانی:

ایک مرتبہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے ایمان کی نشانی دریافت کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر زبان پر جاری رہنا ہی ایمان کی نشانی ہے۔ نفاق سے بیزاری' دیو اور شیطان سے حصار اور آتش ان دونوں میں کھینچا تانی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر دعا میں قوت ہے تو وہ بلا کو لوٹا دیتی ہے' ورنہ بلا اتر آتی ہے۔

طوافِ کعبہ:

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ' قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا علاؤالدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگ مجلس کی صورت میں تشریف فرما تھے۔ حج کے موضوع پر گفتگو شروع ہوئی تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اچانک وجدانی کیفیت میں فرمایا کہ اللہ عزوجل کی شان نرالی ہے وہ چاہے تو کعبہ کو اپنے بندوں کے پاس بھیج دے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ بیت اللہ شریف سامنے ظاہر ہو گیا اور تمام حضرات نے اس کا طواف کیا۔ جب سب طواف سے فارغ ہوئے تو غیب سے ندا آئی کہ تم سب کو حج کا ثواب عطا کیا گیا۔

سفرِ آخرت کی تیاری:

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عید کا دن تھا حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ عید کی نماز پڑھ کر اس مقام پر تشریف لائے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے اور کچھ دیر کھڑے سوچتے رہے۔ اس زمانہ میں وہ زمین غیر آباد

Marfat.com

تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں نے عرض کیا کہ حضور آج عید کا دن ہے اور زائرین خانقاہ پر تشریف آوری کے منتظر ہوں گے۔ یہاں پر ٹھہرنے کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کیا سبب ہے؟ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاؤ اس قطعہ زمین کے مالک کو بلا لاؤ۔ خدام بلا لائے تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ زمین کا قطعہ خرید کر فرمایا کہ یہ جگہ میری مدفن ہوگی۔ چنانچہ اس واقعے کے کچھ عرصہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا اور اسی جگہ پر مدفون ہوئے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۳۵ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مہرولی دہلی میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- دنیا والوں کی صحبت فقیر کے دل کو پریشان کر دیتی ہے۔
- ہمیشہ سچ کا ساتھ دو سچ تمہارا ساتھ دے گا۔
- درویشی پردہ پوشی کا نام ہے۔
- دنیا کی ہر شے فانی ہے تم جس سے پیار کرتے ہو وہ بھی فانی ہے پس لافانی سے پیار کرنے کی عادت ڈالو۔
- امیروں کی محفل سے بچو اور اپنی مستی میں مست رہو۔
- اللہ اپنے غیب کے خزانوں کو اپنے دوستوں کے تصرف میں دے دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے دوستوں کو دنیاوی مال کی کوئی حاجت نہیں رہتی۔

Marfat.com

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

شمس العارفین، شیخ طریقت، شمس الحقیقت حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے نابغہ روزگار، علوم شریعت و طریقت میں کامل اور یکتائے زمانہ ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور ان کی خدمت میں رہ کر علوم طریقت و سلوک کی منازل طے کیں۔

"گنج شکر" کی وجہ تسمیہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی تربیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ہی کی نگرانی میں ہوئی۔ والدہ نے چاہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے نماز کے عادی ہو جائیں اس لئے والدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جائے نماز کے نیچے شکر کی پڑیا رکھ دیا کرتی تھی اور اپنے بچے کو فرمایا کرتیں کہ جو بچے نماز پڑھتے ہیں ان کی جائے نماز کے نیچے سے روزانہ شکر کی پڑیا ملتی ہے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ والدہ شکر کی پڑیا رکھنا بھول گئیں اور انہوں نے گھبرا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ مسعود! تم نے آج نماز پڑھی یا نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ہاں! اماں نماز پڑھ لی اور شکر کی پڑیا بھی مل گئی۔ یہ جواب سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو بہت تعجب ہوا اور وہ سمجھیں کہ اس بچے کی غیب سے مدد ہوتی ہے۔ اس کے بعد اکثر ایسا ہوتا کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ شکر کی پڑیا رکھنا بھول جاتیں تو وہ پڑیا بدستور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مل جاتی۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ "گنج

Marfat.com

شکر" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات:

جن دنوں حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ملتان میں دینی علم کے حصول میں شب و روز مصروف تھے۔ انہی دنوں قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ملتان تشریف لائے۔ وہ جب مسجد میں تشریف لائے تو انہوں نے خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف دیکھا تو دریافت کیا کہ اے جوان! کیا پڑھ رہے ہو؟ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے سر جھکائے ہوئے جواب دیا کہ حضرت! نافع پڑھ رہا ہوں۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سنا تو فرمایا کہ انشاء اللہ اس سے نفع ہو گا۔ چنانچہ جیسے ہی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ بے خود ہو گئے اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی درخواست کی۔ جس پر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت سے سرفراز فرمایا۔

چلہ معکوس:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پر مزید ریاضت و مجاہدات کا شوق غالب ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ سیّدی! اگر فرمان ہو تو ایک چلہ کرلوں۔ یہ بات مرشد پاک کو ناگوار گزری اور فرمایا کہ ضرورت نہیں ہے ان چیزوں سے شہرت ہوتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور گواہ ہیں کہ مجھے شہرت کی طلب نہیں ہے۔ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ساری زندگی اس بات کی پریشانی رہی کہ پیر و مرشد کی خدمت میں کیوں ایسی بات کہی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبع مبارک کو ناگوار معلوم ہوئی۔

Marfat.com

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب جاؤ اور ایک چلہ معکوس کرلو لیکن اس وقت حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم نہ تھا کہ چلہ معکوس کیا ہوتا ہے؟ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے پیرومرشد نے چلہ معکوس کا حکم فرمایا ہے۔ لیکن میں پیرومرشد کے رعب وجلال کی وجہ سے یہ نہیں پوچھ سکا کہ چلہ معکوس کیا ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے بتائیں یا پیرومرشد سے دریافت کر کے بتائیں۔ حضرت شیخ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے چلہ معکوس کی کیفیت دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چلہ معکوس یہ ہوتا ہے کہ چالیس دن یا چالیس رات پاؤں میں رسی باندھ کر کسی کنوئیں میں الٹا لٹک کر عبادت کرے۔ یہ سن کر حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے چلہ معکوس کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور کچھ عرصہ کے بعد اوچ شریف میں واقع ایک مسجد کے کنویں میں الٹا لٹک کر چلہ معکوس مکمل کیا۔

اسرارِ عشق:

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے بغداد میں ایک بزرگ کی صحبت میں چند دن گزارنے کا موقع ملا۔ ہر بار جب وہ بزرگ سربسجدہ ہوتے تو خدائے کریم کی بارگاہ میں نہایت عجز وانکساری سے مناجات پڑھتے کہ اے اللہ! اگر تو نے مجھے قیامت کے دن دوزخ میں بھیج دیا تو اسرارِ عشق میں سے ایک بھید ایسا ظاہر کروں گا کہ دوزخ مجھ سے ہزار سال کی راہ دور بھاگ جائے گی۔ اس لئے کہ محبت کی آگ کے سامنے کوئی آگ سر اٹھانے کے قابل نہیں اور اگر سر اٹھائے تو تباہ ہو جائے گی۔

عشق الٰہی میں ثابت قدمی:

عشق الٰہی میں ثابت قدم رہنا مردانِ خدا کا خاصا ہے۔ اسی طرح حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ عشق الٰہی میں تادم آخر ثابت قدم رہے۔ اس ثابت قدمی

Marfat.com

کے بارے میں خود ہی ایک مرتبہ انہوں نے فرمایا کہ آج کم وپیش بیس سال ہو رہے ہیں کہ ہر شب شراب معرفت کا ایک پیالہ پینا میرا معمول ہے اور کبھی از خود رفتہ نہیں ہوا۔ بلکہ دل مزید پکار اٹھتا ہوں۔ اس کے بعد ان کی مبارک آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں فریاد کرنے لگے اور بے ہوش ہو گئے۔

جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ اے درویش! راہ فقر میں ایسے مرد بھی گزرے ہیں جو لاکھوں دریا اسرارِ الٰہیہ کے پی گئے لیکن انہوں نے کوئی نشان ظاہر نہ ہونے دیا۔ اے درویش! جو عاشق اپنی محبت میں صادق اور ثابت قدم نہیں ہے۔ قیامت کے دن عشاق کے درمیان شرمسار رہے گا۔

مکارم اخلاق:

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مکارمِ اخلاق کا ایک درخشاں پہلو جذبہ عفو و درگزر ہے۔ چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تبلیغ دین کے سلسلے میں بڑے بڑے سخت دشمنوں سے واسطہ پڑا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی زیادتیوں سے ہمیشہ درگزر فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل حب الٰہی کے باعث بالکل پاک صاف تھا اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دل میں کبھی کسی کے خلاف کینہ اور بغض نہ رکھا۔ اگر کوئی دشمن زیادتی کرتا تو اسے معاف کر دیتے۔

ایک مرتبہ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کے ارادہ سے خانقاہ میں آیا اور خرافات بکنے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے نہایت محبت سے پیش آئے اور اس کی گالیوں کا جواب دعا سے دیا پھر نہایت نرمی سے فرمایا کہ بھائی میں نے تیرا کچھ نہیں بگاڑا جو تو یہ چھری بغل میں چھپائے ہوئے میرے قتل کے لئے آیا ہے۔ ایک مسلمان کو قتل کر کے کیوں اپنی عاقبت خراب کرتا ہے۔ اس شخص نے یہ سنا تو فوراً آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے گلے لگالیا اور اس کی خطا معاف کر دی۔

Marfat.com

درویش کا وصف:

جود وسخا کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسرار الاولیاء میں ایک مقام پر فرمایا ہے کہ درویش اسے کہتے ہیں جو روزانہ فتوحات کو شام تک خرچ کر دے۔ یہاں تک کہ رات کے لئے کوئی رقم باقی نہ رہے اور اگر رات ہے تو دن کے لئے کچھ باقی نہ رہے۔ سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔ ایسے لوگ درویش کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے ہیں۔ جو لنگوٹی باندھ کر چمڑے کی تھیلی گلے میں ڈال کر گلی گلی روٹی کے دو لقموں کی خاطر پھرتے رہتے ہیں اور اپنے جیسے انسانوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ درویشی کا سرمایہ ناز ہیں جو اپنے مسند سے جدا نہیں ہوتے اور لطیف لباس زیب تن کرتے ہیں اور جو موجود ہو اس سے کھانا تیار کرا کے درویشان خدا کی تواضع کرتے ہیں اور کچھ بچا کر نہیں رکھتے۔ جو ملتا ہے اسے آگے پہنچا دیتے ہیں۔

وصال:

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۹۸ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۹۳ برس تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرنور پاک پتن میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

فرمودات:

- جب فقیر کوئی لباس پہنتا ہے تو وہ یہ سوچ کر پہنتا ہے کہ اس نے کفن پہنا ہے۔
- انسان کی عظمت کا اندازہ اس کے قول و فعل سے ہوتا ہے۔
- اہل دولت کے پاس بیٹھنے سے دین بھول جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

سلطان المشائخ، محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا شمار چشتیہ سلسلہ کے نامور مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

استغناء:

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عہد غیاثی میں ایک سکے کے دو من خربوزے آتے تھے اور ساری فصل گزر جاتی تھی اور میں خربوزے نہ چکھتا تھا۔ اس بات سے نہایت خوش رہتا تھا اور تمنا کرتا تھا کہ ساری فصل میرے کھائے گزر جائے تو بہت اچھا ہوگا۔ آخر فصل میں ایک شخص کچھ خربوزے اور کچھ روٹیاں لے کر میرے پاس آیا اور چونکہ وہ غیب سے تھا اس لئے میں نے اسے قبول کیا اور اسی روز کھالیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رات دن گزر کر دوسری رات آگئی تھی کہ میں نے اور میرے تمام متعلقان و اہل خانہ نے کچھ نہ کھایا تھا اور ان دنوں ایک سکے کی دو سیر میدہ کی روٹیاں آتی تھیں مگر میرے پاس ایک دانگ بھی نہ تھا کہ روٹی کھاتا اور ایسی حالت میں اگر کوئی شخص قند و شکر یا کپڑا ہدیہ لاتا تو اس کو فروخت کر کے غرض پوری کرنا ممکن تھا۔ مگر ایسا نہ کرتا جو غیب سے آتا اس کو کام میں لاتا۔ ظاہر ہے کہ ایسی چیزوں سے بھوک کیسے دفع ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

خیر المجالس میں حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے پیر و مرشد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ جب میں دروازہ مندہ کے پاس حصار شہر کے برج میں رہتا تھا تو تین روز گزر گئے اور کچھ فتوحات نہ ہوئیں۔ آخر ایک شخص نے دروازے پر آ کر کواڑ پر ہاتھ مارا۔ میں نے کسی سے کہا کہ جا کر دیکھو کہ دروازہ پر کون آیا ہے؟ اس نے دروازہ کھولا تو ایک شخص کھچڑی کا طباق لئے ہوئے تھا۔ اس نے وہ طباق اسے دیا اور چلا گیا۔ جب وہ شخص طباق لے کر اندر آیا تو میں نے اس سے کہا کہ اس شخص کو پہچانتے ہو کہ کون تھا؟ اس نے کہا کہ میں نہیں پہچانتا تھا کہ وہ کون تھا؟ آخر میں ہم سب نے مل کر وہ کھچڑی کھائی۔ اس خشک کھچڑی میں ہم کو ایسا لطف آیا کہ آج تک کسی کھانا میں نہیں آیا ہوگا۔

نفس اور قلب:

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ آدمی کے پاس دو چیزیں ہیں ایک نفس اور ایک قلب۔ جب کوئی اس کے ساتھ نفس سے پیش آتا ہے تو اس کو چاہئے کہ قلب کے ساتھ پیش آئے۔ کیونکہ نفس میں سراسر فتنہ اور لڑائی جھگڑا بھرا ہوا ہے۔ قلب سکونت و ملاطفت سے پر ہے۔ جب کوئی نفس کے ساتھ پیش آئے اور درویش اس کے جواب میں قلب کے ساتھ پیش آئے تو ضرور اس کا نفس مغلوب ہوگا۔ اگر وہ بھی نفس سے ہی کام لے گا تو فتنہ وفساد میں ترقی ہوگی۔

اہل تصوف کا لباس:

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کپڑوں میں سے بہتر کپڑا سفید رنگ کا ہے کیونکہ سفید رنگ نہایت پاکیزہ اور صاف ستھرا ہوتا ہے۔ اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔ نیز فرمایا کہ مشائخ نے اپنے مریدوں کے لئے نیلگوں رنگ کی گدڑی جو اختیار کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ یہ میلا جلد نہیں ہوتا اور اس کے دھونے میں صابن کا زیادہ خرچ نہیں ہوتا

Marfat.com

اور دوسرا یہ کہ یہ رنگ اہل مصائب کا رنگ ہے اور مرید اپنے گزشتہ وقت میں یادِ حق سے غیر مشغولی کی وجہ سے مصیبت میں ہوتا ہے اور تیسری وجہ یہ کہ نفس کا رنگ بھی نیلگوں ہے مگر نفس مطمئنہ کے رنگ میں سیاہی ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صوف یعنی ادنیٰ کپڑا پہننا سنت ہے اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ادنیٰ سا جبہ پہنا ہوا تھا اور اس میں گیارہ پیوند لگے تھے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جبہ مبارک میں بارہ جبکہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جبہ مبارک میں تیرہ پیوند تھے۔

صبر:

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے صبر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ جب کوئی بلا یا مصیبت اس کو پہنچے تو جزع وفزع نہ کرے نہ روئے اور رضا یہ ہے کہ دل میں اس مصیبت کو بلا و مصیبت نہ جانے اور دل کے حال میں تغیر نہ لائے یعنی گویا کہ اس کو وہ مصیبت پہنچی ہی نہیں۔

رضا:

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ عزوجل کی رضا تلاش کرتا ہے تو اللہ عزوجل تمام لوگوں کو اس سے راضی کر دیتا ہے اور جو لوگوں کی رضامندی تلاش کرتا ہے تو اللہ عزوجل بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے اور تمام لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ سب کی رضامندی سے جدا ہو کر اللہ عزوجل کی رضامندی میں کوشش کرے۔

محبت الٰہی کی خوشبو:

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

اپنی استعمال شدہ گلیم قاضی محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی۔ اس گلیم سے عطر کی خوشبو آتی تھی۔ وہ اسے گھر لے گئے اور سنبھال کر رکھ لیا۔ اس گلیم کی وجہ سے ان کا گھر معطر ہو گیا۔ ابتداء میں انہوں نے خیال کیا کہ یہ خوشبو عارضی ہے مگر عرصہ دراز گزرنے کے بعد بھی خوشبو اسی طرح رہی۔ انہوں نے ایک دن آزمائش کے لئے اسے دھوڈالا مگر وہ خوشبو اسی طرح برقرار رہی۔ جب انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارے میں عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ محبت الٰہی کی خوشبو ہے جو محبانِ خدا کے اندر سرایت کی ہوئی ہوتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا اشتیاق:

بوقت وصال حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ساتھ بیٹھنے کا کہا تو شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ پاس ادب کی وجہ سے نہیں بیٹھ سکتے۔ چنانچہ کرسی لائی گئی اور شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ اس کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اس ملاقات کے دوران تمام مرید حیران و پریشان تھے کہ اس عالم میں گفتگو کس طرح ہوگی لیکن حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔ شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کو اس چیز کا اختیار ہے کہ وہ چاہیں تو موت کو اختیار کریں اور چاہیں تو زندگی کو اختیار کریں اور اولیاء اللہ انبیاء علیہم السلام کے جانشین ہوتے ہیں اس لئے ان کو بھی زندگی اور موت پر اختیار ہوتا ہے کہ وہ جسے چاہیں اختیار کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی کچھ عرصہ کے لئے زندگی کو اختیار کریں تا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے ناقصوں کو کمال حاصل ہو۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے جب شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی

Marfat.com

یہ بات سنی تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آبدیدہ لہجے میں فرمایا کہ میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے نظام الدین! ہمیں تم سے ملاقات کا اشتیاق ہے کیا تمہیں مجھ سے ملاقات کا اشتیاق نہیں ہے؟ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات سن کر شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ زار و قطار رونا شروع ہو گئے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ۷۵۳ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک دہلی میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- ہمسائے کا حق اس قدر ہے جس قدر کہ ماں باپ کا حق ہے۔
- درویش، دوست اور دشمن دونوں کا دوست ہوتا ہے۔
- حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور اس کے سوا کسی سے امید نہ رکھی جائے۔
- توبہ کی تین اقسام ہیں یعنی حال، ماضی اور مستقبل۔
- درویش دوست اور دشمن دونوں کا دوست ہوتا ہے۔
- فقر و فاقہ رحمت الٰہی ہے۔
- جس کے سردار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اس کو دنیا سے کیا غرض ہو سکتی ہے۔
- جس نے صلحاء کا ذکر سنا اس کے دن میں محبت الٰہی پروان چڑھتی ہے اور اس کی ہمت میں اضافہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

بحر شریعت وطریقت' ہادی برحق' واقف اسرارِ حقیقت' منبع فیوض و برکات حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ' حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں اور انہی کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلوک کی منازل حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر حاصل کیں اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ چھ سال کی عمر میں پرمکمل حالت جذب طاری ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمہ وقت مدہوش رہنے لگے۔ کسی وقت حالت استغراق سے نکل کر کسی کو مخاطب کر لیتے اور ان کی بات کا جواب دے دیتے۔ بعض اوقات حسب ضرورت والدہ سے کچھ طلب بھی کر لیتے۔ ساتویں برس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گزر اوقات نہایت تنگی سے ہوتی تھی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کسی سے کبھی بھی قسم کا تذکرہ نہ فرماتیں تھیں۔ چوتھے یا پانچویں روز کبھی کبھی کچھ میسر آ جاتا جس سے گزر بسر ہو جاتی وگرنہ آٹھ پہر کے بعد مغرب کے آپ رحمۃ اللہ علیہ صرف پانی ہی نوش فرماتے تھے۔ اس دور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ زمین پر سویا کرتے تھے۔

❁ ❁ ❁

آپ رحمۃ اللہ علیہ بے باکان افراد و رؤسا عباد کاملین میں سے تھے۔ وہ اہل صفا کے طریقہ میں بڑی شان' اونچا مقام اور قوی ہمت رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جانگداری' تسلیم و رضا کے مرتبہ سے واصل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راہِ سلوک میں اتنے مجاہدے کئے اور

Marfat.com

ریاضتیں کیں اور ترکِ دنیا و تجرد اپنے اوپر لازم کر لئے تھے جس کی کچھ انتہا نہیں تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام ظاہری و باطنی پابندیوں سے پاک رہنے والوں کی طرح زندگی گزارتے تھے۔ لطف وقہر کی جو بات زبان سے نکلتی تھی وہ پوری ہو جاتی تھی۔

استغراقی کیفیت:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے کلیر کی خلافت ملی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کلیر تشریف لے گئے۔ کلیر کے لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تمسخر اڑایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں بھی گستاخی کی۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے کلیر میں زلزلہ آ گیا اور ہر شے نیست و نابود ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان تمام باتوں سے لاتعلق ہو کر ایک گولڑ کے درخت کی شاخ کو پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور بارہ سال تک مسلسل درخت کو پکڑے انوار و تجلیات ذاتِ الٰہی میں محو رہے۔ اس دوران بدن سوکھ کر کانٹا ہو گیا اور ہاتھ پاؤں مسلسل کھڑے رہنے کی وجہ سے اکڑ گئے۔ سوائے آنکھوں کے جسم کا ہر حصہ بے کار ہو چکا تھا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ بارہ برس تک اس حالت میں تجلیاتِ الٰہی کے نظارے کرتے رہے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں نہ ہی جھپکیں اور نہ ہی کسی شے میں مگن ہوئیں۔ پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اس کیفیت سے بخوبی آگاہ تھے۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا صابر بارہ برس سے گولڑ کی ٹہنی پکڑے کھڑا ہے تم میں سے کون ہے جو اس کو جا کر بٹھا دے۔

پیر و مرشد کی اس بات کا سن کر سب حاضرین پر سکتہ طاری ہو گیا اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کے رعب و جمال کے پیش نظر تمام حاضرین پر سکتہ طاری ہو گیا اور کوئی بھی سامنے نہیں آیا۔ اس دوران ایک نو وارد طالب علم جو کہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج

Marfat.com

شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوا تھا خانقاہ میں داخل ہوا۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیرا حصہ میرے صابر کے پاس ہے تو ان کے پاس کلیر شریف چلا جا۔ کلیر شریف پہنچنے کے بعد تو ان کے سامنے کے رخ نہ جانا ورنہ جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ داہنے رخ سے جانا اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا۔

اس نوجوان نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی آواز پر لبیک کہا اور کلیر شریف حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس نوجوان کا نام شمس الدین ترک (رحمۃ اللہ علیہ) تھا جسے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زیر نگرانی سلوک کی منازل طے کرانے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا اور پانی پت کی خلافت عطا فرمائی۔

فنا و بقا:

حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ عرصہ خدمت گزری میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تھا کہ مجھ پر حقیقت مسئلہ فنا و بقا کی واضح کریں تو انہوں نے فرمایا تھا کہ تمہیں زبانی طور پر اس کی سمجھ نہیں آئے گی بلکہ ایک وقت آئے گا کہ تم بظاہر خود ساری بات سمجھ جاؤ گے۔ اس بات کو کافی عرصہ گزر گیا اور یہ بات خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن سے خارج ہو گئی۔ بوقت وصال حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ بات اتفاقاً آئی کہ میں نے پیر و مرشد سے مسئلہ فنا و بقا کی حقیقت کے بارے میں دریافت کیا تھا اور انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ مجھے اس کے بارے میں بتائیں گے۔

چنانچہ جس وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف پہنچے۔ جب نماز جنازہ پڑھنے کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملال ہوا کہ اپنے پیر و مرشد کی نماز جنازہ پڑھنے والا میں اکیلا شخص ہوں۔ اسی دوران ایک گھڑ سوار جس نے نقاب

Marfat.com

اوڑھ رکھا تھا گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور نمازِ جنازہ کی امامت کرنے کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت دے دی۔ بعد از نمازِ جنازہ اس نقاب پوش گھڑسوار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کو قبر مبارک میں اتارا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی رسوم تدفین سے فارغ ہونے کے بعد وہ نقاب پوش گھڑسوار واپس روانہ ہونے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے گھوڑے کی لگام تھام لی اور عرض کیا کہ مجھے اپنا چہرہ دکھائیں تاکہ جب لوگ مجھ سے سوال کریں کہ تمہارے پیر و مرشد کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی تھی تو میں ان کو جواب دے سکوں؟

حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کے بے حد اصرار پر نقاب پوش سوار نے جب اپنی نقاب اٹھایا تو اس وقت حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ حیران رہ گئے کیونکہ نقاب پوش سوار درحقیقت خود حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شمس الدین (رحمۃ اللہ علیہ) تم نے مجھ سے مسئلہ فنا و بقا کی حقیقت دریافت کی تھی تو تم نے جس کو دفنایا ہے وہ فنا ہے اور جو تمہارے سامنے موجود ہے وہ بقا ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم بظاہر یہ مسئلہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔

یہ فرما کر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ نقاب اوڑھا اور جس سمت سے آئے تھے اس سمت دوبارہ روانہ ہو گئے۔

فرمودات:

- ایک دل میں دو کو جگہ دینا ممکن نہیں۔
- جو فقیر امیروں کے دروازے پر جاتا ہے وہ مکار ہے۔
- ترکِ دنیا سے مراد ترکِ مکروہات دنیا ہے۔
- جاہل اور لالچی صوفی شیطان کا مسخرہ ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "سہیل" ہے جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے لقب "نور محمد" کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام ہندال ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق کھرل قوم سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ھ کو چوتالہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگ "بابل" کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس نام کے بارے میں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ محمد جمال رحمۃ اللہ علیہ ایک روز قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ دریا کے کنارے کوئی کشتی موجود نہ تھی۔ وہ حیران ہو کر بیٹھ گئے کہ اچانک ایک لڑکا دریا سے ظاہر ہوا اور ان کا قرآن شریف اپنے سر پر رکھ کر کہنے لگا کہ اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھو تاکہ دریا عبور کر سکو۔ انہوں نے اس لڑکے سے دریافت کیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اس لڑکے نے جواب دیا کہ میرا نام "بابل" ہے۔ پھر انہوں نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور وہ انہیں دریا کے پار لے گیا۔ دریا کے پار پہنچنے کے بعد وہ لڑکا غائب ہو گیا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "بابل" قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا نام تھا اور اہل علاقہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اسی نام سے پکارتے تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک حضرت مولانا فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "نور محمد" رکھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نور سے

Marfat.com

ایک زمانہ منور ہوا۔

نورِ الٰہی کا شعلہ:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میاں احمد بہ دودھ والا رحمۃ اللہ علیہ نے قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل دوسری عورتوں کے درمیان آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو دیکھا تو بغور ان کو دیکھنے لگے۔ دوسری عورتوں نے کہا کہ تم درویش ہو کر بیگانی عورتوں کی جانب دیکھتے ہو جبکہ درویشوں کے لئے یہ کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے۔ میاں احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ اس کے پیٹ میں نورِ الٰہی کا ایک شعلہ بھڑک رہا ہے جس کا عکس عرش معلٰی پر بھی پڑ رہا ہے اور اس شعلہ سے تمام جہاں منور ہو رہا ہے۔

حاجی محمد خان کاتب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حافظ ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے بچپن میں قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو گود میں اٹھایا ہوا تھا اور انہیں ایک معالج کے پاس لے جا رہی تھیں۔ راستہ میں انہیں میاں محمد ماہ رحمۃ اللہ علیہ ملے تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ اس بچے کو کہاں لے جا رہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ بیمار ہے میں اسے معالج کے پاس لے جا رہی ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اس بچے کو گھر لے جاؤ یہ لڑکا اہل مشرق و مغرب کا معالج ہے اس کو کسی علاج کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ محمد مسعود مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید حفظ کیا اور جب سن شعور کو پہنچے تو لاہور تشریف لے گئے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر علومِ مروجہ کی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں دہلی میں قیام پذیر تھے ان دنوں حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی دہلی آمد ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

ہوئے اور دست بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے علوم باطنیہ میں کمال حاصل کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ چونتیس برس دہلی میں قیام پذیر رہے اس دوران حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ چھ ماہ اپنے وطن مہار شریف اور چھ ماہ دہلی میں پیر و مرشد کی خدمت میں بسر کرتے تھے۔

اہل اللہ کی نظر حقیقت پر ہوتی ہے:

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ یہ سوال کیا گیا کہ علماء کفار کی تعظیم نہیں کرتے اور اہل اللہ ہر مومن و کافر کی تعظیم کرتے ہیں حالانکہ شریعت اور حقیقت میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے پھر ایسا کیوں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء کی نظر کفار کے کفر پر ہوتی ہے جبکہ اہل اللہ کی نظر حقیقت پر ہوتی ہے نہ کہ کفر پر۔

حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ ہانسی شریف میں رہتے تھے وہ کبھی کبھار قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے مہار شریف تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن میں قیام پذیر ہوئے تو شہر کا رئیس آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کیمیا کی ترکیب پوچھنے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے لگا اور کہنے لگا کہ علی الصبح میں تمہیں ایسا مزہ چکھاؤں گا کہ لوگ تم سے عبرت حاصل کریں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ کبھی نہیں ہوتا۔ علی الصبح لڑائی اور قتل و غارت گری شروع ہوگئی اور وہ مارا گیا۔ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے جب لڑائی جھگڑے کا سنا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خیریت دریافت کرنے کے لئے ایک خادم کو روانہ کیا۔ اس خادم کی ملاقات راستہ میں ہی حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو اس نے ان کی خیریت دریافت کی۔ حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خود قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا رہا ہوں تاکہ سارا واقعہ بیان کرسکوں۔

Marfat.com

پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ' قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو کہا کہ حضور! وہ کتے آپس میں ہی لڑتے رہے اور سارا ہنگامہ انہی نے کھڑا کیا ہوا تھا۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ جامع العلوم ظاہری و باطنی تھے۔ ترک و تجرید آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شعار تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا بیشتر وقت ریاضت و مجاہدات میں بسر کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں تحمل و بردباری کا مادہ بدرجہ اُتم موجود تھا۔ حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت حافظ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حافظ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم نور محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے دست حق پر بیعت ہو کیونکہ ان کی بیعت حقیقت میں میری ہی بیعت ہے۔

وصال:

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۰۵ھ کو ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مہار شریف میں ہی سپردِ خاک کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار خلفاء تھے جن میں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی' حضرت حافظ محمد جمال ملتانی' حضرت حافظ شرف الدین' حضرت غلام محمد جیو' حضرت شیخ نور محمد نارووالہ' حضرت مولوی خدا بخش جیو اور حضرت محمد مسعود جیو رحمہم اللہ شامل ہیں۔

فرمودات:

- اللہ عزوجل کے سوا کسی سے حاجت طلب نہ کیا کرو۔
- فقراء کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کو نیک کام کا کہے اور دعا دے۔
- اللہ عزوجل کے امور کبھی جمال سے اور کبھی جلال سے چلتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے اس گروہ میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی شبانہ روز محنت سے دین اسلام کے چراغ کو روشن رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت زکریا خان رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۸۴ھ میں گڑگوجی میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی صرف چار برس ہی تھی کہ والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت میں والدہ ماجدہ کا بڑا ہاتھ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت میں کسی بھی قسم کی کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک صرف سولہ برس تھی۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ریاضت و مجاہدات' ذکر جہر اور پاس انفاس کی تعلیم فرمائی۔ سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جس وقت خرقہ خلافت ملا اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک صرف بائیس برس تھی۔ حضرت نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمانے کے بعد تونسہ شریف

Marfat.com

جانے کا حکم دیا۔

عبادت وریاضت:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے تونسہ شریف آمد کے بعد ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو علومِ شریعہ کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ تونسہ شریف میں قیام کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت وریاضت میں مزید اضافہ ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زیادہ وقت مجاہدوں میں بسر ہونے لگا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد پاک حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی خدمت کو اپنا سرمایہ حیات جانتے تھے۔ جب حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تونسہ شریف جانے کا حکم دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی جدائی کے خیال سے رونا شروع ہو گئے مگر مرشد پاک نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اعانت فرمائی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ تونسہ تشریف لے گئے۔

سماع کا شوق:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عبادت وریاضت میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ میں ایک چٹائی بچھی ہوئی تھی جس پر بیٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ بیٹھ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل سماع وصاحب شوق وذوق تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نامور علمائے دین میں بھی ہوتا ہے۔

تمہارا اعتقاد ہی تم کو نفع دیتا ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو شیخ کی صحبت عقیدت کے ساتھ اختیار کرنی چاہئے کیونکہ عقیدت کے بغیر صحبت کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ تمہارا اعتقاد ہی تم کو نفع دیتا ہے اور اگر ایسا نہ

Marfat.com

ہوتا تو منافقوں کو بھی ہدایت نصیب ہوتی لیکن ان کو حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت کا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ نیز سالک کو چاہئے کہ ہمیشہ اللہ عزوجل کا طالب رہے اور دنیا کی محبت کو اپنے دل میں کچھ جگہ نہ دے کیونکہ دنیا کا طالب احمق ہوتا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اگر بے وقوف نہ ہوتے تو دنیا کا کام خراب ہو جاتا۔ اللہ عزوجل کا طالب عقلمند ہے اور فقہ کی کتب میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص بوقت موت وصیت کرے کہ میرا مال میرے مرنے کے بعد عقلمند کو دے دیا جائے تو واجب ہے کہ اس کا مال دنیا سے بے رغبتی برتنے والے شخص کو دے دیا جائے کیونکہ عقل مند یہی لوگ ہیں جو دنیا کی حقیقت سے آگاہ ہوتے ہوئے اس سے بے رغبتی برتتے ہیں۔ پھر حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کی رباعی پڑھی:

صحبت یک ساعتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ بودن باتقی
سایہ رہبر بہ است از ذکر حق
نانِ خشک او بہ از لو لو مطبق

اللہ عزوجل کا ہر فعل عین حکمت ہے:

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ وہ اللہ عزوجل کے ہر فعل کو عین حکمت خیال کرے اگرچہ وہ اس حکمت سے واقف نہ ہو اور اللہ عزوجل کی ذاتِ پاک پر اعتراض نہ کرے کیونکہ اللہ عزوجل کی ذاتِ پاک پر اعتراض کرنے والا دونوں جہانوں میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ حکیم کا فعل کبھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا اور اگر کوئی کام حکمت والا نہ ہوگا تو وہ بے فائدہ ہوگا اور جہاں تک اللہ عزوجل کا بندوں کو تھوڑا رزق دینے کا سوال ہے تو اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اگر ہم اپنے بندوں پر رزق کی فراوانی کر دیتے تو وہ یقیناً زمین میں فساد مچاتا

Marfat.com

شروع کر دیتے۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل ظلم سے پاک ہے اور اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خود اس کے اپنے اعمال کی شامت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

وصال:

۱۲۶۷ھ میں جب صفر المظفر کا چاند نظر آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خدام اور مریدین سے فرمایا کہ اب میرے جانے کا مہینہ آ رہا ہے۔ علی الصبح آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زکام ہو گیا اور ایک ہفتہ تک بخار رہا۔ ۷ صفر المظفر ۱۲۶۷ھ کو بعد نماز تہجد آپ رحمۃ اللہ علیہ اوراد و وظائف میں مشغول تھے کہ روحِ مبارک قفس عصری سے پرواز کر گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیماری کے دوران بھی اپنے معمول کے کاموں کو جاری رکھا۔ بوقت وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۸۴ سال تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۶۰ برس سے بھی زائد اپنا فیضان لوٹاتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حجرۂ مبارک میں ہی سپردِ خاک کیا گیا جہاں نواب بہاول پور نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک تعمیر کروایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک آج بھی تونسہ شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے اور بے شمار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے ہیں۔

فرمودات:

- مسلمانوں کو غیر مشروع امور سے دور رہنا چاہئے۔
- صفائی قلب اور روحانی ترقی کے لئے اتباع شریعت بے حد ضروری ہے۔
- جس نے دنیا کو چھوڑ دیا وہ اللہ عزوجل کا محبوب و مقبول ہو گیا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے نامور بزرگوں میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع شریعت وطریقت تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے دور کے عارفین میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا تھا جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ "شمس العارفین" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۱۴ھ بمطابق ۱۷۹۹ء کو موضع سیال شریف ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ والدین نے نومولود کا نام "شمس الدین" رکھا۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ جس وقت پیدا ہوئے اُس وقت پنجاب پر سکھوں کی حکومت تھی اور ان کا رویہ ظالمانہ اور جابرانہ تھا۔ سکھوں کا مسلمانوں پر تشدد دن بدن بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت میاں محمد یار رحمۃ اللہ علیہ اپنی حق گوئی کی وجہ سے سکھوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور ان کے ظلم وستم برداشت کرتے رہے۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ تجرد اور تفسیر کے شہسوار تھے مگر اپنے والدین کے اصرار پر اپنے چچا میاں احمد یار کی صاحبزادی سے نکاح پڑھوالیا۔ جس وقت حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح ہوا اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک قریباً ۳۴ برس تھی۔ نکاح کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیال شریف میں مستقل قیام فرمالیا اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے اور سیال شریف کو ہی رشد و ہدایت کا مرکز بنایا۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸۴۲ء میں سیال شریف میں ایک بہت بڑی اسلامی درسگاہ کی بنیاد رکھی جس میں برصغیر پاک و ہند کے نامور علماء کرام کو دینی تعلیم کے لئے بلوایا گیا۔

سلسلہ رشد و ہدایت:

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے جس زمانہ میں مسند ارشاد بچھائی اُس زمانہ میں برصغیر پاک و ہند میں افراتفری کا زمانہ تھا اور انگریز برصغیر پاک و ہند کے ایک بڑے حصے پر قابض ہو چکے تھے۔ پنجاب میں سکھوں نے شورش برپا کر رکھی تھی اور پورا پنجاب ان کی لوٹ مار کا شکار تھا۔ اس دوران ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا واقعہ پیش آیا جس کے بعد برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں پر ایک کڑی آزمائش کا دور شروع ہو گیا۔ مسلمانوں کی حکومت کا شیرازہ بکھر گیا اور مسلمان نہایت ابتری کی زندگی گزارنے لگے اور انگریزوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے لگے۔ ان ابتر حالات میں جب حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا تو ہزاروں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے اور اپنے دلوں کی تشنگی کو مٹانے لگے۔

جود و سخا:

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق اوصافِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سب افعال حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق تھے۔ دینی معاملات میں ہر وقت نیازمندانہ پابند رہتے تھے اور مصائبات پر صابرانہ شکر کرتے تھے۔ شہر کے مفلسوں اور بے کسوں کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے تھے۔ ہر شخص سے شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے اور مسکینوں، یتیموں پر

Marfat.com

خصوصی توجہ فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے اور بے شمار کرامات آپ رحمۃ اللہ علیہ سے رونما ہوتی رہتی تھیں۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ پیر روشن ضمیر تھے۔ جب تک لنگر تمام حاضرین میں تقسیم نہ ہو جاتا تب تک خود نہ کھاتے تھے۔ ہمیشہ تھوڑا کھاتے اور پیاس کی تکلیف کو برداشت کرتے۔ نماز باجماعت ادا فرماتے تھے اور مرشد پاک کی جانب سے عطا کردہ اوراد و وظائف باقاعدگی سے مقررہ اوقات میں پڑھتے رہتے تھے۔

ذکر کا طریقہ:

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ طالب حق کو چاہئے کہ نمازِ شام کے بعد مکمل طہارت کے ساتھ قبلہ رُخ ہو کر مربع شکل میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے اور ہاتھوں کو زانوں پر رکھے اور دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور انگلی سے بائیں پاؤں کی رگ قیماس کو مضبوطی سے پکڑے جس سے حرارت پیدا ہو کر تصفیہ کا باعث بنے اس سے دل کی چربی جو خناس کی آرام گاہ ہے پگھل جاتی ہے اور وسوسے کم ہو جاتے ہیں۔ پھر سب دنیاوی خیالات دور کر کے دل و زبان سے ذکر شروع کرے۔

ذکر سے پہلے درود شریف تین مرتبہ اور لاحول ولاقوۃ تین مرتبہ پڑھے پھر لا الہ الا اللہ بلند آواز سے شروع کرے۔ اس ذکر سے تصفیہ و تزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے اور اس کی ہیشگی سے دل زندہ ہوتا ہے اور خواب و بیداری میں آوازِ ذکر محسوس ہوتی ہے۔ عمر دراز ہونے کے علاوہ محبت الٰہی کا جوش پیدا ہوتا ہے اور اس ذکر کا طریقہ یوں فرمایا کرتے تھے کہ جب سانس اندر آئے تو لا الہ اور جب سانس باہر آئے تو الا اللہ کو زبان کی بجائے سانس سے کہے اور زبان تالو سے چپکا دی جائے تاکہ اس میں حرکت نہ ہو سکے۔ ان کلمات کی ابتداء اور انتہاء ناف سے کرے۔ ہر وقت اس ذکر کو جاری رکھنے سے دل خود بخود ذاکر بن جائے گا۔

Marfat.com

وصال:

شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحت آخر دم تک بہت اچھی رہی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام معمولاتِ زندگی بہ احسن نبھاتے رہے مگر جب ۱۵ محرم الحرام ۱۳۰۰ھ کا دن آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادہ محمد دین کو بلایا اور اپنے وصال کی خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اللہ عزوجل سے دعا فرمائی تھی کہ میری عمر میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ہو اور ان سے تجاوز نہ کرے۔ بالآخر ۱۸ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ عارضہ تپ دق میں مبتلا ہوئے اور چند روز بیمار رہنے کے بعد ۲۴ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۲ء میں وصال فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سیال شریف میں ہی مدفون کیا گیا اور مولوی معظم الدین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ مبارک سیال شریف ضلع جھنگ میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے تین فرزند تھے جن کے نام خواجہ محمد دین' صاحبزادہ محمد فضل دین اور صاحبزادہ محمد شعاع الدین ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد دین رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

فرمودات:

- جو شخص روزانہ سوتے وقت اپنا محاسبہ کرتا ہے وہ بُری خصلتوں سے بچا رہتا ہے۔
- درویش وہی ہے جو یادِ حق اور مخلوق پر شفقت کا حامل ہے۔
- بغیر ذکر دل کی صفائی اور فکر کی روشنی حاصل نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

عابد زمانہ، مکارم اخلاق، فخر الزاہدین، پیشوائے اہل محبت وکرامت حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اہل باکمال اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نجیب الطرفین گیلانی سیّد ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

چودہویں صدی کا مجدد:

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک کے اعداد ۷۸۶ نکلتے ہیں جو کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد کے مطابق ہیں۔ بطریق علم جعفر، حروی ی، الف اور لا کو جو مکرر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک میں آتے ہیں ان کو حذف کر دیا جائے تو ۷۰۰ عدد مجموعہ آتا ہے۔ جو مجدد قرن رابع عشر (چودہویں صدی) کا مجدد کے حروف مکررہ ذ، ز، ع کو حذف کرنے کے بعد کے حروف کے اعداد ہیں۔

درس وتدریس:

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تعلیم وتربیت سے فارغ ہوکر مسند مدرس پر فائز ہوئے۔ بحیثیت معلم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف حسنہ میں ایک اعلیٰ ترین معلم جیسے اوصاف تھے۔ گفتگو کی سلاست وجامعت کے ساتھ ساتھ افہام وتفہیم کا انداز کچھ ایسا دل نشین تھا کہ کم سے کم استعداد کا طالب علم بھی بخوبی مطلب سمجھ لیتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر ہم عصر علماء بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا درس سنتے تو حیران ہوکر بے ساختہ داد دیئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ نالائق سے

Marfat.com

نالائق اور بے ذوق سے بے ذوق طالب علم پر بھی نگاہ توجہ فرماتے تھے۔ جس سے وہ علم کی دولت سے مالا مال ہو جاتا تھا۔ اس طرح بے شمار طالب علم بعد از تکمیل تعلیم نامور علماء بنے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ابتدائی دور میں علوم ظاہرہ کی تدریس میں کافی محنت اور جانفشانی سے کام لیا اور یہ سلسلہ زمانہ استغراق تک مسلسل جاری و ساری رکھا۔

وہابیت کا انکار:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں مسئلہ وہابیت کھڑا ہوا اور دین میں نئی نئی باتیں نکالی گئیں۔ جس کے خلاف آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شد و مد سے ثانی صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے از حد اصرار پر پُر زور حصہ لیا اور عرصہ دراز تک اس کے خلاف قلمی جہاد کرتے رہے۔ وہابیوں کو بھی دوبارہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہ اپنے الزامات کو دہرا سکیں اور اپنے مسلک کو کھلم کھلا پرچار کر سکیں۔

قادیانیت کے خلاف جدوجہد:

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ اقدس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جو مذہب قادیانیت یا مرزائیت کا پرچار کر رکھا تھا اور جس کی مخالف نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں زور و شور سے جاری تھی وہاں یہ مخالفت سارے عالم اسلام پر محیط تھی۔ آئے دن مناظرے اور مباہلے کئے جاتے تھے۔ ایسے میں جب مرزا غلام احمد مردود نے مسلمانوں کو دعوت مبارزت بذریعہ اشتہار دی اور اس کے لئے لاہور کی شاہی مسجد کو مباہلہ گاہ قرار دیا تو عوام اور علماء و مشائخ کے بے حد اصرار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مقابلہ کا عزم صمیم کیا اور ۲۴ اگست کو گولڑہ شریف سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ اس کی آپ رحمۃ اللہ علیہ باقاعدہ اطلاع منتظم اہل مباہلہ کو بھی دی اور اس کی تجدید لالہ موسیٰ جنکشن سے بھی بذریعہ تار کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ پچاس کے قریب نامی گرامی علماء تھے جو کہ پشاور' ہزارہ' اٹک' چھچھ' دھنی' پوٹھوہار' سوان اور سون وغیرہ علاقہ جات کے رہنے والے تھے۔ اثنائے راہ اور لاہور

Marfat.com

پہنچ کر اس میں بہاولپور، ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ اسماعیل خان، ڈیرہ غازی خان، جہلم، گجرات گوجرانوالہ، شاہ پور، میانوالی اور دیگر علاقہ جات کے علماء بھی شریک ہو گئے۔

اس موقع پر ایک صاحب علم اور ثروت مخلص حاجی کریم بخش سیٹھی سکنہ پشاور بھی ساٹھ ہزار روپے کی طلائی اشرفیاں بھی ہمراہ لائے تھے۔ تاکہ بوقت ضرورت اگر ارباب حکومت نے حفظ امن کے پیش نظر ضمانت طلب کی تو نقد جمع کروا دی جائے گی۔ یہاں لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ریلوے اسٹیشن پر دو گھنٹہ کھڑے ہو کر لوگوں سے مصافحہ کیا اور ان کے شوق زیارت کی تسکین کی۔ پھر وہاں سے موچی دروازہ میں برکت علی محمڈن ہال اور اس سے ملحقہ دیگر عمارات میں قیام کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کئی دن تک مرزا غلام احمد قادیانی مردود کا انتظار کرتے رہے لیکن وہ میدانِ مناظرہ میں حاضری کے لئے قادیان سے نہ آیا اور میدان چھوڑ کر بھاگ گیا اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ بلا مناظرہ ہی واپس گولڑہ تشریف لے گئے۔

اس واقعہ کے بعد بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے بہت سے اشتہار مناظرے اور مباہلے کے شائع ہوئے لیکن ہر بار وہ اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کی بجائے میدان چھوڑتا رہا اور کبھی بھی مناظرے کے لئے حاضر نہ ہوا۔ غرضیکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں اور اس کے مذہب کے خلاف علمی جہاد میں حصہ لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرز تحریر اور دلائل و براہین کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک بھی پیش نہ کی گئی اور ان کے حواری سخت ہزیمت اٹھاتے رہے اور پھر بے معنی دلائل و براہین سے اپنے من کو بہلاتے رہے اور مرزا کو خیالی فضاؤں میں مائل بہ پرواز کرتے رہے۔ اس طرح ان کو کبھی بھی یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ میدان عمل میں سامنے آ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں کا جواب دے سکیں یا اپنا دعویٰ نبوت ثابت کر سکیں۔

Marfat.com

وصال:

مارچ اپریل ۱۹۳۷ عیسوی میں حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد بار سورہ یٰسین، سورہ یوسف، سورہ تغابن، سورہ ملک، سورہ مزمل، درود مستغاث شریف، سلسلہ شریف مشائخ کرام، درود کبریت احمر اور دعائے کبیر مولانا محمد قاری غلام محمد مرحوم خطیب جامعہ سے استماع فرما کر حاضرین وغیر حاضرین، متوسلین وغیر متوسلین اور تمام امت مرحومہ کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی۔ ماہ محرم میں خلقت کا ہجوم بہت زیادہ بڑھ گیا۔ حتیٰ کے یومیہ چھ سات سو تک زائرین کی تعداد پہنچ گئی۔ ماہ صفر میں حضرت کو زکام اور میعادی بخار ہو گیا اور جس سے بالا آخر مایوس کن اثرات کا ظہور ہوا اور آخری تین روز یہی کیفیت رہی۔ بار بار دست حق پرست دعا کے لئے اٹھاتے اور پھر اپنا چہرہ مبارک کے سامنے تک لے جاتے۔ کبھی صفحہ پیشانی تک انگلیاں پہنچاتے اس کے علاوہ مکمل سکوت فرماتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسم ذات شریف اللہ ایک دفعہ آہستہ سے مگر ایسی طویل اور عمیق آواز میں زبان شوق اور قلب عرفان سے ادا فرمایا کہ اس کی گونج آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دماغ عالی سے لے کر قدم مبارک کے ناخنوں تک سارے بدن اطہر میں گردن وریشہ اور سینہ مجلی کی وسیع گھاٹیوں میں پھیل گئی۔ پھر دوبارہ متوسلین کو الوداعی تلقین میں اسی طرح اسم ذات شریف کا اعادہ فرما کر رو بہ قبلہ ہو گئے اور اسی حالت میں وصال فرمایا۔

فرمودات:

- باہم اخلاص اور محبت و الفت کا ہونا اہل اسلام کی اعلیٰ صفات میں سے ہے بلکہ دوستی اور شفقت کے سلسلہ کا قیام سب سے پہلے اسلام میں پیدا ہوا ہے۔
- فقیر وہ ہے کہ عرفان کے سات خزانے دامن میں ہوں اور پڑوسی کو خبر تک نہ ہو۔

Marfat.com

کتابیات

۱۔ دیوانِ فرید رحمۃ اللہ علیہ از مولانا عزیز الرحمٰن

۲۔ کلام حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ از پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی

۳۔ تذکرہ اولیائے پاکستان از علامہ عالم فقری

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ اقتباس الانوار از حضرت محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ تذکرہ خواجگانِ چشت اہل بہشت از صاحبزادہ مقصود احمد صابری

۷۔ چشتیہ سلسلہ کے روشن ستارے از محمد ثاقب قادری

۸۔ اقوالِ اولیاء کا انسائیکلوپیڈیا از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

Marfat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات

ناشر
اکبر بک سیلرز

Marfat.com